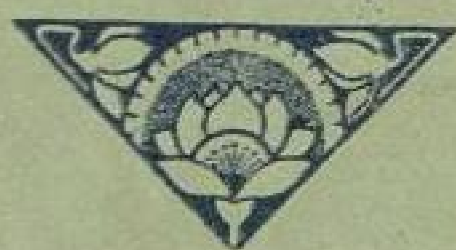
تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ایک دم اُن پر آن نازل ہو سو اُسکی نشانیاں تو آہی چکی ہیں

علاماتِ قیامت



کارخانہ تجارتِ کُتب بالمقابل آرام باغ فریر روڈ، کراچی

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ایکدم اُن پر آنازل ہو۔ سو اسکی نشانیاں تو آہی چکی ہیں

عمدۃ المفسرین۔ سند المحدثین مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے مع اسناد تحریر شدہ قیامت نامہ کا ترجمہ

علاماتِ قیامت

جسکو

حضرت مولانا نور محمد صاحب رح نے زمانہ کی ضرورتوں پر لحاظ
کرکے اپنے ملکی بھائیوں کے لئے بے کم وکاست اردو زبان میں بامحاورہ
ترجمہ کیا۔ اور درحقیقت اس سے بڑھ کر نہایت صحیح و مستند آثار قیامت
کسی رسالہ میں یکجائی مل بھی نہیں سکتے

ملنے کا پتہ:۔ کارخانہ تجارت کتب آرام باغ فریئر روڈ کراچی





مطبوعہ
اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب
بالمقابل آرام باغ - فریر روڈ - کراچی

قیمت: ایک روپیہ ۱ے

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

زمانے کا انقلاب اور اُس کی اُلٹ پھیر بھی قابلِ دید ہے ایک وہ زمانہ تھا جسمیں ہم مسلمانونکا اوڑھنا بچھونا عربی زبان تھا کیونکہ ہمارا قرآن مجید عربی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عربی پیغمبر کی ہدایات وارشادات سب عربی زبان میں تھے۔ پھر جب لوگ عرب سے نکلکر مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں منتشر ہو گئے تو اختلاف بلاد کے ساتھ اختلاف زبان کا ہونا لازمی امر تھا ہی چنانچہ ہم لوگ مختلف زبانیں استعمال کرنے لگے مگر سب زبانوں میں عربی کے بعد جو عروج فارسی زبان نے پایا وہ کسی کو نصیب نہیں ہوا تمام مذہبی اور دینی کتابیں فارسی زبان کے سانچوں میں ڈھل ڈھلکر شائع ہونے لگیں اور مذہب اسلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فارسی زبان میں جمع ہو گیا اب وہ زمانہ آیا جس میں اردو نے ترقی کی لہذا بضرورت زمانہ مذہبی کتابیں عربی اور فارسی سے اُردو کے قالب میں ڈھلنے لگیں دہلی کے نامور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب نے رفاہ عام کے لیئے بہت سی کتابیں فارسی میں تصنیف فرمائیں جو اردو میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکیں ہیں انکی ایک کتاب قیامت نامہ فارسی جسکے مضامین کی بنیاد آیات قرآنیہ واحادیث پر ہے میری نظر سے گذرا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک اس کا اُردو ترجمہ نہیں ہُوا۔ پس میں نے تبرکاً اور افادۃً للعوام اس کا اُردو میں ترجمہ کر دیا

اللہ تعالیٰ مقبول فرمائے۔

العبد نور محمد وفقہ اللہ التز ودلغد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اپنی ظاہری و باطنی بیشمار نعمتوں سے ہم کو سرفراز فرمایا کہ جن میں سب سے افضل حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہے کہ آپ ہم کو قیامت اور اسکے احوال مثلاً حشر حساب جنت دوزخ وغیرہ سے آگاہ کریں۔ پس آنحضرت صلعم نے ہمکو وہاں کی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کی علامات صغریٰ وکبریٰ کے ذریعہ سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرماکر ہم پر روشن کردیا یہ فقیر رفیع الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے اولو العزم وذی علم امرا کی مجلس میں قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل میں حاضر تھا بیان کر رہا تھا اسپر انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذکور قلم بند کردیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا۔ پس حسب فرمائش میں نے اس کے متعلق کچھ لکھا تو دیگر صحاب نے بھی اس مذکور کے مسطور ہونے میں تاکید کی لہذا تحریر ہوتا ہے:-

قیامت کی علامتوں میں سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سرتاپا مسعود اور وفات ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سب سے بہترین کمال جو نبوت ورسالت ہے دنیا سے منقطع ہوا۔ اور آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دنیا سے موقوف ہوا آپ

علاماتِ قیامت علاماتِ صغریٰ

جہاد کے حکم کی تکمیل[1] ہوئی تاکہ زمین کو مفسدوں سے پاک کر دیں یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں حضور نے قیامت کی بہت سی علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں۔ **اوّل علاماتِ صغریٰ** جو آپ کی وفات سے حضرت امام مہدی ع کے ظہور تک وجود میں آئیں گی۔ **دوم علاماتِ کبریٰ** جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آتی رہیں گی اور آغاز قیامت یہیں سے ہوگا۔ قیامت کی علامات صغریٰ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت[2] ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام زمین و ملک کے لگان و محصول کو اپنی ذاتی دولت بنائیں (یعنی اسکو مصرف شرعی میں خرچ نہ کریں) زکوٰۃ بطور تاوان کے ادا کریں۔ لوگ امانت کو مالِ غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال و طیب سمجھیں۔ شوہر اپنی بیوی کی بیجا اطاعت کرے۔ اولاد والدین کی نافرمانی اور بد لوگوں سے دوستی کرے۔ علم دین حصول دنیا کی غرض سے سیکھا جائے۔ ہر قبیلہ و قوم میں ایسے لوگ سردار بن جائیں جو ان میں سب سے زیادہ کمینے بد خلق لالچی ہوں۔ انتظامات ایسے اشخاص کے سپرد کئے جائیں جو ان کے لائق نہ ہوں۔ خوف ضرر کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم و تکریم کی جائے جو خلاف شرع ہوں شراب خوری کھلم کھلا ہونے لگے۔ آلات لہو و لعب اور ناچ گانے کا رواج ہو جائے

[1] اگرچہ جہاد کا حکم تمام پیغمبروں میں چلا آتا تھا لیکن اس کی پوری تکمیل اور اچھے اصول پر بنیاد آپ ہی کے زمانے میں پڑی۔ نور محمد

[2] یہ حدیث ترمذی صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ اصح المطابع وغیرہ میں موجود ہے۔

زناکاری کی کثرت ہو امّت کے پچھلے لوگ اگلوں[1] پر لعنت و طعنہ زنی کرنے لگیں تو اسوقت جھکڑ[2] نہایت سُرخ رنگ کی آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنیکا انتظار کرو۔ جیسے زمین کا دھنسنا آسمان سے پتھروں کا برسنا صورتوں کا بدلجانا اسکے سوا اور علامات بھی اس طرح پے در پے ظہور پذیر ہونے لگیں گی جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اسکے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔

دیگر احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے لونڈیوں کی اولاد کی کثرت بے علم و بے ادب و نو دولت لوگوں کی حکومت۔ اغلام بازی پچی بازی۔ مساجد میں کھیل کود۔ ملاقات کیوقت بجائے سلام کے گالی گلوچ بکنا۔ علوم (شرعیہ) کا کم ہونا۔ جھوٹ کو ہنر سمجھنا۔ دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھنا۔ فاسقوں کا علم سیکھنا۔ شرم و حیا کا جاتا رہنا۔ مسلمانوں پر کفار کا چاروں طرف[3] سے ہجوم کرنا۔ ظلم کا اس قدر بڑھ جانا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو۔ باطل

[1] افسوس آجکل جو لوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ وہ خود کیسے ہی گندے لالچی دنیا پرست بناوٹی اور مجموعۂ اخلاق قبیحہ کیوں نہوں مگر دنیاوی مفاد و غرض کیلئے کسی قسم مادہ کی بدولت قرون اولیٰ کے مقبول و صادق مسلمانوں پر طعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈالکر تتبوا باتی واثمك فتکون من اصحاب النار کا مصداق بنتے ہیں اور الذین ضل سعیهم فی الحیاة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا کے سچے مضمون کا اپنے تئیں نشانہ بناتے ہیں۔ افسوس ایسے بدبختوں کی حالت پر۔ نور محمد۔ [2] دنیا آجکل جو ایک قوم دوسری قوم کی ہلاکت کی غرض سے سرخ آتشیں آندھیوں اور طوفانوں کو عمل میں لاتی ہے وہ تو ظاہر ہے اور ممکن ہے کہ آسمانی طوفان بھی آئیں گے ۱۲

[3] ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے جسمیں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونیکے لیے اس طرح مدعو کرینگے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کے لیے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسوقت ہماری تعداد قلیل ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تم اسوقت کثیر ہوگے لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رو کے سامنے خس خاشاک اور تمہارا رعب و داب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائیگی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھوگے اور موت سے خوف کروگے اس حدیث کو ابوداؤد و امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور صحیح ہے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دینی و دنیوی و اخلاقی امور میں قرون گذشتہ کے مسلمانوں کے قدم بقدم چلکر خدا اور رسول کے احکام کے نہایت ہی خلوص کیساتھ پابند ہونا چاہیے تاکہ یہ وہ بدترین مسلمان ثابت نہ ہوں جو ان احادیث کے مصداق ہوں گے ۱۲ مترجم

مذاہب جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا فروغ پاناہو۔ جب یہ تمام علامات وآثار نمایاں ہوجائیں تو عیسائی بہت سے ملکوں پر غلبہ کرکے قبضہ کرلیں گے۔ پھر ایک مدت کے بعد عرب اور شام کے ملک میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملک شام ومصر کے اطراف میں جاری ہوجائے گا۔ اس اثنار میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنیوالا فرقہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیگا

عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ

بادشاہ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں آجائیگا اور عیسائیوں کے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتحمند ہوگی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں سے ایک شخص بول اٹھیگا کہ صلیب غالب ہوئی اور اسی کی برکت کیوجہ سے فتح کی شکل دکھائی دی یہ سُنکر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرنے گا اور کہیگا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی برکت سے فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لیئے پکاریں گے کہ جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہوجائے گی۔ بادشاہ اسلام شہید ہوجائیگا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کرلیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہوجائیگی۔

بادشاہ روم کی مسلمانوں سے دوستی

بقیۃ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے۔ عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہی) پھیل جائے گی اسوقت مسلمان اس تجسس میں ہوں گے کہ حضرت امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصائب کے دفعیہ

لہ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے ۱۲

کے موجب ہوں اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں حضرت امام مہدیؑ اسوقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہونگے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کے انجام دہی کی تکلیف دیں مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ اُس زمانہ کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کریں گے اور اس اثنا میں کہ مہدیؑ رکن و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے۔ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لیگی۔ اور جبرًا و کرہًا آپ سے بیعت کر لے گی اس واقعہ کی علامت یہ ہو کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کیوقت آسمان سے یہ ندا آئے گی ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا[۲] اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سُن لیں۔ گے۔ حضرت امام مہدیؑ سید اور اولاد فاطمہ زہراؓ میں سے ہیں آپ کا قد و قامت قدرے لمبا۔ بدن چست۔ رنگ کھلا ہوا۔ اور چہرہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوری طرح مشابہت رکھتے ہوں گے۔ آپکا اسم شریف محمد والد کا نام عبداللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگ دل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہونگے۔ آپ کا علم لدنی (خدا داد) ہوگا بیعت کیوقت عمر چالیس سال کی ہوگی خلافت کے

امام مہدی کی شکل و شمائل - ظہور امام مہدی

۱ ابوداؤد میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ ۲ ترجمہ:۔ یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے اسکا حکم سنو اور اطاعت کرو۔ یہ حدیث بروایت ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ نظامی میں موجود ہے اور صحیح ہے ۱۲

مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئیں گی۔ شام، عراق اور یمن کے اولیائے کرام وابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپ کی افواج میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہی جسکو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائینگے جب یہ خبر اسلامی دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان سے ایک شخص کہ جس کے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی کے زیر کمان ہوگا ایک بہت بڑی فوج لیکر آپ کی مدد کے لیے روانہ ہوگا جو راستہ میں ہی بہت سے عیسائی اور بد دینوں کا صفایا کر دیگا۔ وہ سفیانی (کہ جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہی) جو اہل بیت کا دشمن ہوگا جسکی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی حضرت امام مہدیؑ کے مقابلہ کے واسطے فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آکر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اُسی جگہ اس فوج کے نیک و بد عقیدے والے سب کے سب دھنس جائینگے۔ اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اسکے عقیدے و عمل کے موافق ہوگا مگر انمیں سے صرف دو آدمی بچ جائیں گے ایک حضرت امام مہدیؑ کو اس واقعہ سے مطلع کریگا اور دوسرا سفیانی کو۔

افواج عرب کے اجتماع کا حال سنکر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے میں کوششیں کرینگے اور اپنے اور روم کے ممالک سی فوج کثیر لیکر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے شام میں مجتمع ہو جائینگے۔ ان کی فوج کے اسوقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ

ابو داؤد ۱۲ مسلم صفحہ ۳۹۲ انصاری ۱۲ صحیح بخاری ۱۲

بارہ ہزار (۸۴۰۰۰) سپاہ ہوگی۔ حضرت امام مہدیؑ مکہ سے کوچ فرما کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوکر شام کیجانب[۱] روانہ ہوجائیں۔گے دمشق کے قرب وجوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا اسوقت حضرت امام مہدیؑ کی فوج کے تین گروہ ہوجائیں گے۔ایک گروہ نصاریٰ[۲] کے خوف سے بھاگ جائیگا خداوند کریم انکی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا باقی ماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہوکر بدر و احد کے شہداکے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتحیاب ہوکر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے۔حضرت مہدیؑ پھر دوسرے روز نصاریٰ کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت[۳] عہد کریگی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پلٹیں گے۔پس یہ کل کے کل شہید ہوجائیں گے حضرت امام مہدی باقیماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکرگاہ میں معاودت فرمائیں گے دوسرے دن پھر ایک جمعیت کثیر عہد کرلے گی۔کہ موت یا فتح۔

پس حضرت امامؑ کے ہمراہ میدان کارزار میں آکر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کریں گے شام کیوقت حضرت مہدیؑ تھوڑی سی جمعیت کے ساتھ مراجعت فرمائیں گے تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر پھر شہید ہوجائے گی۔حضرت امام مہدیؑ جماعت قلیل کے ساتھ اپنی قیامگاہ میں واپس تشریف لے آئیں گے۔چوتھے روز حضرت مہدیؑ رسدگاہ کی محافظ

[۱] صحیح مسلم [۲] مسلم صفحہ ۳۱۰۔انصاری ۱۲ [۳] مسلم صفحہ ۳۹۲۔انصاری ۱۲

جماعت کو لیکر جو مقدار میں بہت کم ہوگی دشمن سے نبرد آزما ہوں گے۔ اس
دن خداوند کریم ان کو فتح مبین[1] عطا فرمائیگا عیسائی اس قدر قتل و غارت
ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بُو جاتی رہیگی اور بے سر و سامان
ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگیں گے مسلمان اُن کا تعاقب کر کے
اکثر کو جہنم رسید کر دیں گے اس کے بعد حضرت مہدیؑ بے انتہا انعام و
اکرام اس میدان کے شیر دل جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے
کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و
قبائل ایسے ہوں گے کہ جن میں فیصدی ایک ایک آدمی بچا ہوگا۔ بعد ازاں حضرت
امام مہدیؑ بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں
مصروف ہوں گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان مہمات سے
فارغ ہو کر فتح قسطنطنیہ کیلئے کوچ فرمائیں گے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر پہنچکر
قبیلہ بنو اسحاق[2] کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی
خلاصی کے لئے جسکو آجکل استنبول کہتے ہیں معیّن فرمائیں گے جب یہ فصیل
شہر کے نزدیک پہنچکر نعرہ اللہ اکبر بلند کرینگے تو اسکی فصیل نام خدا کی برکت
سے منہدم[3] ہو جائے گی مسلمان حملہ کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو
قتل کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی
بیعت سے اسوقت تک چھ سات سال[4] کا عرصہ گذر یگا۔ امام مہدیؑ ملک کے

---

[1] مسلم صفحہ ۳۹۲ مطبوعہ انصاری[2] صحیح مسلم صفحہ ۳۹۶ انصاری [3] مطلب یہ کہ اسلامی فوج کے مقابلہ میں وہ کچھ کام نہ دے سکیگی اور شہر کی حفاظت اس سے نہ ہوگی تو گویا اسکا ہونا نہ ہونیکے برابر ہو جائیگا [4] صحیح مسلم ۳۹۶ انصاری

بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے کہ افواہ اڑیگی کہ دجّال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدیؑ ملک شام کی طرف مراجعت فرمائیں گے۔ اور اس خبر کی تحقیق کے لیے پانچ یا نو سوار جنکے حق میں حضور سرورِ کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ میں انکے ماں باپوں اور قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہوکر معلوم کرلیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدیؑ عجلت و شتابی کو چھوڑ کر ملک کی خبرگیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے اس میں کچھ عرصہ نہ گذریگا کہ دجّال ظاہر ہوجائیگا۔ دجّال قوم یہود میں سے ہوگا عوام میں اس کا لقب مسیحؑ ہوگا۔ دائیں آنکھ میں پھلی ہوگی۔ گھونگر دار بال ہوں گے۔ سواری میں ایک بہت بڑا گدھا ہوگا۔ اولاً اس کا ظہور ملک عراق و شام کے درمیان ہوگا جہاں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہوگا۔ پھر وہاں سے اصفہان چلا جائیگا یہاں اس کے ہمراہ ستّر ہزار یہودی ہونگے یہیں سے خدائی کا دعویٰ کرکے چاروں طرف فساد برپا کریگا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کرکے لوگوں سے اپنے تئیں خدا کہوائیگا۔ لوگوں کی آزمائش کے لیے خداوند کریم اس سے بڑے خرقِ عادات ظاہر کرائیگا۔ اس کی پیشانی پر لفظ ک۔ ف۔ ر لکھا ہوگا جس کی شناخت صرف اہلِ ایمان کرسکیں گے۔ اس کے ساتھ ایک آگ

۱؎ صحیح بخاری صفحہ ۵۲ مجتبائی و مسلم شریف ۱۲ ۲؎ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۵ مجتبائی و مسلم صفحہ ۴۰۱ الفقہ ۱۲
۳؎ صحیح مسلم ۱۲ ۴؎ صحیح مسلم ۵؎ صحیح مسلم ۱۲ ۶؎ بخاری صفحہ ۱۰۵۱ مجتبائی مسلم صفحہ ۴۰۰ الضماری ۱۲

ہو گی جسکو دوزخ سے تعبیر کریگا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہو گا
مخالفین کو آگ میں موافقین کو جنت میں ڈالے گا مگر وہ آگ در حقیقت باغ کے
مانند ہو گی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہو گا۔ نیز اس کے پاس اشیائے خوردنی
کا ایک بہت ذخیرہ ہو گا جسکو چاہے گا دیگا جب کوئی فرقہ اس کی الوہیت کو
تسلیم کریگا تو اس کے لئے اسکے حکم سے بارش ہو گی۔ اناج پیدا ہو گا۔ درخت
پھلدار مویشی موٹے تازے اور شیر دار ہو جائیں گے۔ جو فرقہ اس کی مخالفت
کریگا تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کر دے گا اور اسی قسم کی بہت سی ایذائیں
مسلمانوں کو پہنچائیگا مگر خدا کے فضل سے مسلمانوں کو تسبیح و تہلیل کھانے پینے
کا کام دیگی۔ اس کے خروج کے پیشتر دو سال تک قحط رہ چکا ہو گا تیسری سال
دوران قحط ہی میں اس کا ظہور ہو گا۔ زمین کے مدفون خزانے اسکے حکم سے اسکے
ہمراہ ہو جائیں گے بعض آدمیوں سے کہیگا کہ میں مردہ ماں باپوں کو زندہ
کرتا ہوں تاکہ تم اس قدرت کو دیکھکر میری خدائی کا یقین کرو پس شیاطین کو
حکم دیگا کہ زمین میں سے ان کے ماں باپوں کی ہم شکل ہو کر نکلو۔ چنانچہ وہ ایسا
ہی کرینگے اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر اس کا گذر ہو گا یہاں تک کہ
وہ جب سرحد یمن میں پہنچے گا اور بد دین لوگ بکثرت اسکے ساتھ ہو جائیں گے
تو وہاں سے لوٹ کر مکہ معظمہ کے قریب مقیم ہو جائیگا۔ مگر بسبب محافظت فرشتوں
کے مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو سکے گا پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کریگا ہو شت

ا؎ صحیح بخاری ۱۲ ۲؎ صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ ۳؎ مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ۱۲ ۴؎ امام احمد ابوداؤد طیالسی اور یہ حدیث صحیح ہے مطلب یہ کہ صبر کریں گے۔ برداشت کریں۔ مگر اور خدا پر بھروسہ کریں گے ۱۲ ۵؎ امام احمد ابوداؤد طیالسی ۱۲ ۶؎ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ مطبوعہ انصاری ۱۲ ۷؎ صحیح مسلم و بخاری ۱۲۔

مدینہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے کی محافظت کے لئے
خداوند کریم دو دو فرشتے تعین فرمائیگا جن کے ڈر سے دجال کی فوج داخل
شہر نہ ہو سکے گی۔ نیز مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ
سے بدعقیدہ و منافق لوگ خائف ہو کر شہر سے نکل کر دجال کے پھندے
میں گرفتار ہو جائیں گے اُسوقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ ہوں گے جو
دجال سے مناظرہ کرنے کے لئے نکلیں گے۔ دجال کی فوج کے قریب پہنچکر
ان سے پوچھیں گے کہ دجال کہاں ہے وہ اُن کی گفتگو کو خلافِ ادب
سمجھ کر قتل کرنیکا قصد کریں گے مگر بعض اُن میں کے قتل سے مانع ہونگے
اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمھارے خدا (دجال) نے منع
کیا ہے کہ بغیر اجازت کے کسی کو قتل نہ کرنا۔ پس وہ دجال کے سامنے جاکر
بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر
ہونا چاہتا ہے۔ دجال ان کو اپنے پاس بلائیگا جب وہ بزرگ دجال کے
چہرے کو دیکھیں گے تو فرمائیں گے میں نے تجھے پہچان لیا تو وہی دجال
ملعون ہے جس کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور تیری
گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی۔ دجال غصہ میں آکر کہے گا کہ اسکو آرے سے
چیر دو۔ پس وہ آپ کے دو ٹکڑے کرکے دائیں بائیں جانب ڈال دیں گے
پھر دجال خود ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے نکلکر لوگوں سے کہے گا
اگر اب میں اس مُردے کو زندہ کردوں تو تم میری خدائی پر پورا یقین کروگے

بخاری صفحہ ۲۵۲ مجتبائی ۱۲ ؎ یہ حدیث آخر تک مسلم شریف صفحہ ۴۰۲۔ انصاری میں موجود ہے ۱۲

وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپ کی الوہیت کا یقین کر چکے ہیں اور کسی قسم کا
شک وشبہ دل میں نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہوجائے تو ہم کو مزید اطمینان
ہوجائیگا۔ پس وہ اُن دونوں ٹکڑوں کو جمع کرکے زندہ ہونیکا حکم دے گا
چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت وارادے سے زندہ ہوکر کہیگا کہ اَب
تو مجکو پورا یقین ہوگیا کہ تو وہی مردود دجال ہے کہ جسکی ملعونیت کی خبر پیغمبر
خدا صلعم نے دی تھی۔ دجال جھنجھلا کر اپنے معتقدین کو حکم دیگا کہ اسکو ذبح کردو
پس وہ آپ کی گردن پر چھری پھیریں گے مگر اس سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچیگا
دجال شرمندہ ہوکر ان بزرگ کو اپنی دوزخ میں جس کا ذکر اوپر گزر چکا ڈال
دیگا مگر خداوندکریم کی قدرت سے وہ آپ کے حق میں بردوسلام ہوجائیگی
اسکے بعد دجال کسی مُردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائیگا اور یہاں سے
ملک شام کی جانب روانہ ہوجائے گا قبل اسکے کہ دمشق پہنچے حضرت
امام مہدی علیہ السلام دمشق آچکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری
وترتیب فوج کرچکے ہوں گے۔ اور اسباب حرب وضرب تقسیم کرتے ہوں
گے کہ مؤذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کئے آسمان سے
دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوکر آوازدیں گے کہ
سُلّم یعنی سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کردی جائے گی آپ اس کے ذریعہ
سے فروکش ہوکر امام مہدیؑ سے ملاقات فرمائیں گے امام مہدیؑ

ذکر نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ؔ مسلم شریف صفحہ ۴۰۱۔ انصاری ۱۲۔

نہایت تواضع و خوش خلقی کے ساتھ آپ کے پیش آئیں گے اور فرمائیں گے یا نبی اللہ امامت کیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تمھیں کرو کیونکہ تمھارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی اُمّت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے حضرت عیسیٰ ع اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ سے کہیں گے یا نبی اللہ اب **لشکر کا انتظام** آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہیگا میں تو صرف قتل دجال کیواسطے آیا ہوں جسکا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔ رات امن و امان کے ساتھ بسر کر کے امام مہدی فوج ظفر موج کو لیکر میدانِ کارزار میں تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ میرے لئے گھوڑا و نیزہ لاؤ تاکہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کر دوں۔ پس حضرت عیسیٰ دجال پر اور اسلامی فوج اُسکے لشکر پر حملہ آور ہو گی۔ نہایت خوفناک و گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے گی اسوقت دمِ عیسوی کی یہ خاصیت ہو گی کہ جہانتک آپ کی نظر کی رسائی ہو گی وہیں تک یہ بھی پہنچے گا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہنچیگا تو وہیں نیست و نابود ہو جایا کرے گا **دجّال آپ کے مقابلہ سے** بھاگے گا آپ اس کا تعاقب کرتے کرتے مقام لُدّ میں جائیں گے اور نیزے سے اس کا کام تمام کر کے لوگوں پر اس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے

دجال کا فرار

ا؎ صحیح مسلم ۱۲ ؎ مسلم عن جابر الانصاری ۱۲ ؎ لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ لُدّ بضم لام و تشدید دال ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے ۱۲ مترجم۔

کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰؑ اس کے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگھل جاتا جیسے پانی میں نمک۔ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہو جائے گی۔ یہودیوں کو جو اسکے لشکر میں ہوں گے کوئی چیز پناہ نہ دے گی۔ یہاں تک کہ اگر بوقت شب کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں اُن میں سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دیگا کہ اے خدا کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑ اور قتل کر۔ مگر درخت غرقد اُن کو پناہ دے کر اخفائے حال کرے گا۔ زمین پر دجال کے شر و فساد کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک دن ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقیماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہوں گے بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کی استدراج کی وجہ سے ہوگی کیوں کہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہے گا خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اس کی حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا۔ اصحاب کرام نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیے یا سال بھر کی؟ آپ نے فرمایا کہ اندازہ و تخمینہ کر کے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہیے۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ جو ارباب کشف و شہود کے محققین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ اس دن کی تصویر یہ دل میں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف و خفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی

لہ صحیح مسلم و ابن ماجہ ۱۲ ؎ صحیح مسلم و ترمذی و بخاری ۱۲ ؎ ترمذی صفحہ ۲۲۵ اصح المطابع۔

اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا"۔ پس لوگ بموجب شرع اندازہ و تخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب" دجّال کے فتنہ کے خاتمہ پر حضرت امام مہدیؑ و حضرت عیسیٰؑ اُن شہروں میں کہ جنکو دجال نے تاخت و تاراج کر دیا ہوگا دورہ فرمائیں گے دجّال سے تکلیف[۱] اُٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دیکر دلاسا و تسلی دیں گے اور اپنی عنایات و نوازشات عامّہ سے ان کے دنیاوی نقصانات کی تلافی کریں گے۔ حضرت عیسیٰؑ قتل خنزیر[۲]۔ شکست صلیب اور کفّار سے جزیہ نہ قبول کرنے کے احکام صادر فرماکر تمام کفّار کو اسلام کی طرف مدعو کرینگے۔ خدا کے فضل و کرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہیگا۔ تمام زمین حضرت امام مہدیؑ کے عدل و انصاف کے چمکاروں سے منور و روشن ہو جائے گی۔ ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرم و مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت[۳] کی میعاد[۴] سات۔ آٹھ[۵] یا نو[۶] سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنہ اور ملک کے انتظام میں آٹھواں سال دجّال کے ساتھ جنگ و جدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰؑ کی معیت میں گزریگا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعد ازاں حضرت امام مہدیؑ کا وصال ہو جائیگا۔ حضرت عیسیٰؑ آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے۔ اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ

[۱] مسلم صفحہ ۴۰۱۔ الصارمی ۱۲ [۲] ترمذی صفحہ ۳۲۵۔ اصح المطابع و صحیح مسلم ۱۲ [۳] ابوداؤد و ترمذی ۱۲ [۴] حاکم ۱۲
[۵] ترمذی صفحہ ۳۲۲ اصح المطابع ۱۲

میں آجائیں گے تمام مخلوق نہایت امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہوگی۔
کہ خدا کی طرف سے آپ پر وحی نازل ہوگی کہ میں اپنے بندوں میں سے ایسے
طاقتور بندوں کو ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو ان کے مقابلہ کی تاب نہ
ہوگی پس میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لیجا تاکہ وہاں پناہ گزیں ہوجائیں
حضرت عیسٰےؑ کوہِ طور کے قلعہ میں جو آج کل موجود ہے، نزول فرماکر اسباب حرب و
سامان رسد مہیا کرنے میں سرگرم ہوں گے کہ اس اثناء میں قوم یاجوج و
ماجوج سد سکندر کو توڑ کر ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیل جائینگے۔
سوائے مضبوط[1] قلعہ کے کہیں اُن سے خلاصی کی صورت نہ ہوگی لوگوں
کے قتل و غارت کرنے میں بالکل دریغ نہ کریں گے۔ یہ لوگ یافث بن نوح
کی اولاد میں سے ہیں اُن کا ملک انتہائے بلادِ شمالِ مشرق بیرون ہفت اقلیم
میں ہے ان کے جانب شمال دریائے شور ہے کہ جس کا پانی شدت برودت کی
وجہ سے اس قدر غلیظ و منجمد ہے کہ جس میں جہاز رانی ناممکن ہے انکے شرقی و
غربی اطراف میں دیواروں کی مانند دو بڑے پہاڑ واقع ہیں جن میں آمد و رفت
کا رستہ نہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک گھاٹی تھی جسمیں سے یاجوج
وماجوج نکل نکلکر ادھر کے لوگوں کو لوٹ[3] لیا کرتے تھے کہ جسکو ذوالقرنین[4]

---

[1] صحیح مسلم ج۲ انصاری ۱۲ [2] معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ انکے شر سے لوگ قلعوں میں پناہ گزین ہو جائینگے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں میں انکی دسترس نہ ہوگی ۱۲ [3] بخاری مجتبائی ص۱۵ [4] ذوالقرنین کے معنی ہیں دو سینگ والا چونکہ اس بادشاہ کی پیشانی کے ہر دو جانب ابھرے ہوئے تھے اس وجہ سے اس نام سے مشہور ہوا تھا یہ تاریخ کے دور کے آغاز سے بہت پہلے ان قوموں کا بادشاہ تھا۔ جنکی تہذیب تمدن و بود و باش کا پتہ آجتک کسیکو معلوم نہو سکا اہرام مصر اسکے شاہد ہیں سیاد تبابعہ کے اجداد اعلیٰ میں گزرا ہے پایہ تخت یمن میں تھا۔ تمام روئے زمین پر اسکی سلطنت رہی بڑا نیک خدا پرست بادشاہ تھا۔ سکندر رومی کے متعلق جو عوام میں مشہور ہے کہ وہ ذوالقرنین تھا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام اسلامی تاریخ کے خلاف ہے۔ بلکہ سکندر رومی بت پرست تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ سبعہ سیارہ کے نام عبادت خانے بناتا اور پرستش کرتا تھا۔ علاوہ اسکے وہ تمام روئے زمین کا بادشاہ
بھی نہ تھا بلکہ یونان سے ایران اور ایران سے ہندوستان میں پنجاب تک آکر واپس ہوتے ہی مر گیا ۱۲

نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جس کی بلندی ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچی ہے اور موٹائی ۵۰ گز کی ہے بند کر دیا ہے پس وہ دن بھر نقب زنی اور توڑنے میں مصروف رہتے ہیں مگر رات کو خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے ویسا ہی کر دیتا ہے جناب پیغمبر خدا صلعم کے وقت میں اس میں اتنا سوراخ ہو گیا تھا کہ جتنے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر ابھی تک اسقدر نہیں کہ آدمی نکل سکے۔ جب اُن کے خروج کا وقت آئیگا تو یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور وہ وہاں سے نکلیں گے اُنکی تعداد اس قدر ہے کہ جب اُنکی اوّل جماعت بحیرۂ طبریہ میں پہنچے گی تو اس کُل پانی پی کر خشک کر دے گی۔ بحیرۂ طبریہ طبرستان میں ایک مربع چشمہ ہے کہ جس کا پاٹ سات سات یا دس دس کوس تک ہے اور نہایت گہرا ہے جب پچھلی جماعت وہاں پہنچے گی تو کہے گی کہ شاید اس جگہ کبھی پانی ہوگا۔ ظلم، قتل، غارت گری، پردہ دری، عذاب دہی اور قید کرنے میں مشغول ہو جائیں گے اسی کیفیت سے چلتے ہوئے جب ملک شام میں آئیں گے تو کہیں گے اب ہم نے زمین والوں کو تو نیست و نابود کر دیا چلو آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیں پس آسمان پر تیر پھینکیں گے خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کو خون آلودہ کر کے لوٹا دیگا۔ یہ دیکھکر وہ بڑے خوش ہونگے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس فتنہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غلہ کی اس قدر تنگی ہو گی کہ گائے کا کلہ سو سو اشرفی تک ہو جائیگا۔ آخر حضرت

۱ؔ قولہ تعالیٰ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون ۱۲ ۲ؔ مسلم صفحہ ۴۰۱، ۴۰۲ انصاری ۱۲
۳ؔ مسلم صفحہ ۴۰۲ انصاری ۱۲ ۴ؔ مسلم شریف ۴۰۱ ۔ انصاری ۱۲

عیسیٰؑ دُعا کے لئے کھڑے ہوں گے آپکے اصحاب آپکے پیچھے کھڑے ہو کر آمین کہیں گے
پس خداوند کریم ایک قسم کی بیماری کہ جسکو عربی میں نغف کہتے ہیں نازل کریگا
یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑ یا بکری کی ناک و گردن میں نکلتا ہے اور طاعون کی
طرح تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیتا ہے قوم یاجوج وماجوج اس مہلک
مرض سے ایک ہی رات میں تباہ ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰؑ اس حال سے آگاہ
ہو کر چند آدمیوں کو بیرون قلعہ تفتیش حال کے لئے بھیجیں گے اور ان سڑی
ہوئی لاشوں کی بدبو سے لوگوں کی زندگی مکدر ہو گی۔ اس مصیبت کے دفعیہ
کی غرض سے حضرت عیسیٰؑ پھر مع اپنے ساتھیوں کے دست بدُعا ہونگے تب
خداوند تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور جسم والے جانوروں کو جنکو عربی میں عنقا کہتے
ہیں بھیجے گا پس وہ جانور بعضوں کو تو کھالیں گے اور بعضوں کو مختلف جزیروں
اور دریائے شور میں پھینک دیں گے اور انکے خون و زرداب سے زمین کو
پاک کرنے کی غرض سے بہت بڑی بابرکت بارش ہو گی جو متواتر چالیس[۱] روز
تک رہے گی جس سے کوئی پختہ وخام مکان وخیمہ اور چھپر بغیر ٹپکے نہ رہے گا
اس بارش کیوجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت و باافراط ہو گی یہاں تک
کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے و بکری کا دُودھ ایک کنبہ کے لئے کافی ہوگا
تمام لوگ آرام و آسائش میں ہوں گے زندہ لوگ مُردوں کی آرزو کریں گے۔
روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہیگا۔ کینہ وحسد لوگوں سے
اُٹھ جائیگا سب کے سب احسان وطاعت وبندگی میں مصروف ہو جائینگے۔

[۱] مسلم ۱۲ انصاری ۱۲

حضرت عیسیٰ کی وفات و خلافت جہجاہ۔ مشرق و مغرب میں خسف

سانپ اور درندے لوگوں کو ایذا نہ پہنچائیں گے۔ قوم یاجوج و ماجوج کی تلواروں کی نیام و کمانیں ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام آئیں گی حالات مذکورہ بالا سات سال تک روبہ ترقی رہیں گے اسکے بعد باوجود کثرت خیرات و طاعات کے خواہشات نفسانی قدرے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔ یہ سب واقعات حضرت عیسیٰؑ کے عہد میں ہوں گے دُنیا میں آپ کا قیام چالیس سال رہے گا۔ آپ کا نکاح ہوگا اولاد پیدا ہوگی۔ پھر آپ انتقال فرما کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کے روضہ مطہرہ میں مدفون ہوں گے۔ بعدازاں قبیلہ قحطان[۲] میں سے ایک شخص مسمیٰ جہجاہ باشندہ ملک یمن آپ کے خلیفہ ہوں گے جو نہایت ہی عدل و انصاف کیساتھ امور خلافت کو انجام دیں گے اُن کے بعد چند[۳] اور بادشاہ ہوں گے جنکے عہد میں کفر و جہل کی رسوم عام ہو جائیں گی اور علم بہت کم ہو جائیگا۔ اِسی اثنا میں ایک مکان مشرق میں دوسرا مغرب میں دھنس جائے گا۔ جن میں منکرین تقدیر[۴] ہلاک ہو جائیں گے نیز انہیں دنوں میں ایک بڑا دھواں[۵] نمودار ہو کر زمین پر چھا جائیگا جس سے آدمی تنگ آجائیں گے مسلمان تو صرف ضعف دماغ و کدورت حواس وزکام میں مبتلا ہوں گے مگر منافقین و کفار[۶] ایسے بے ہوش ہو جائیں گے کہ بعض ایک دن بعض دو بعض تین دن میں ہوشیار ہوں گے۔ یہ دھواں چالیس[۱] روز تک مسلسل رہے گا پھر مطلع صاف ہو جائیگا۔ بعدہٗ ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اسقدر لمبی ہو جائے گی کہ مسافر تنگ دل بچے خواب سے

---

[۱] ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ [۲] کتاب الوفا ابن جوزی و مشکوٰۃ ۱۲ [۳] مسلم شریف ۱۲ [۴] بخاری و مسلم شریف ۱۲

[۵] صحیح مسلم ۱۲ [۶] ابوداؤد اور ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۲

آفتاب کا مغرب سے طلوع

بیدار مویشی چراگاہ کے لئے بیقرار ہو جائیں گے۔یہاں تک کہ لوگ ہیبت و بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری شروع کر کے توبہ توبہ پکاریں گے۔آخر تین[1] چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونے کے بعد حالت اضطرابی میں آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کیساتھ جانب[2] مغرب سے طلوع ہو گا۔اسوقت تمام لوگ خدائے قدوس کی وحدانیت کا اعتراف واقرار کرلیں گے۔مگراس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔اسکے بعد معمولی روشنی و نورانیت کے ساتھ مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا۔ دوسرے روز لوگ اسی چرچہ و تذکرہ میں ہوں گے کہ کوہ صفا جو کعبہ کے شرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے پھٹ جائیگا جس میں سے ایک نادر شکل کا جانور[3] جسکے خروج کی افواہ قبل ازیں دو مرتبہ ملک یمن و نجد میں مشتہر ہو چکی ہو گی برآمد ہو گا۔بلحاظ شکل یہ حسب ذیل سات جانوروں سے مشابہت رکھتا ہو گا (۱) چہرے میں آدمی سے (۲) پاؤں میں اونٹ سے (۳) گردن میں گھوڑے سے (۴) دُم میں بیل سے (۵) سرین میں ہرن سے (۶) سینگوں میں بارہ سنگے سے (۷) ہاتھوں میں بندر سے اور نہایت فصیح اللسان ہو گا۔اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہو گی۔تمام شہروں میں ایسی سُرعت و تیزی کیساتھ دورہ

---

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے یَوۡمَ یَاۡتِیۡ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یہاں مُراد لفظ بعض آیات سے آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے جیسا کہ صحیحین میں آیا ہے ۱۲ [3] وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ٥ (ترجمہ) جب قیامت کا وعدہ ان لوگوں پر پُورا ہونیکو ہو گا تو ہم زمین سے ان کے لئے (بطور نشانی) ایک جانور نکالیں گے۔ وہ ان سے کہیگا کہ لوگ خدا کی باتوں کا یقین نہیں کرتے تھے ۱۲ یہ آیت سورہ نمل میں ہے۔

دابۃ الارض کا ظہور

جنوب کیطرف سے ہوا کا چلنا

کرے گا کہ کوئی فرد و بشر اس کا پیچھا نہ کر سکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پا سکے گا ہر شخص پر نشان لگاتا جائیگا۔ اگر وہ صاحبِ ایمان ہے تو حضرت موسیٰؑ کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دیگا جسکی وجہ سے اس کا تمام چہرہ منوّر ہو جائیگا۔ اگر صاحبِ ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمانؑ کی انگشتری سے اس کی ناک یا گردن پر سیاہ مہر لگائیگا جس کے سبب اسکا تمام چہرہ مکدر و بے رونق ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر ایک دسترخوان پر چند آدمی جمع ہو جائیں گے تو ہر ایک کے کفر و ایمان میں بخوبی امتیاز ہو سکے گا اس جانور کا نام دابۃ الارض ہے جو اس کام سے فارغ ہو کر غائب ہو جائیگا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض کے ظہور سے نفخ صور تک ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوگا۔ دابۃ الارض کے غائب ہونے کے بعد جنوب کیطرف سے ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلے گی جسکے سبب سے ہر صاحبِ ایمان کی بغل میں ایک درد پیدا ہوگا۔ جسکے باعث افضل فاضل سے فاضل ناقص سے ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب مرنے شروع ہو جائیں گے۔ قربِ قیامت کیوقت[1] حیوانات۔ جمادات۔ چابک اور تسمۂ پا وغیرہ کثرت کے ساتھ گویا ہوں گے جو گھروں کے احوال اور دیگر امور سے خبر دیں گے۔

جب تمام اہلِ ایمان اس جہان سے کوچ کر جائیں گے تو اہلِ حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک میں ان کی سلطنت پھیل جائے گی خانہ کعبہ[2] کو ڈھا دینگے۔ حج موقوف[3] ہو جائے گا۔ قرآن شریف دِلوں، زبانوں اور کاغذوں سے اُٹھا لیا

[1] ترمذی ۱۲ [2] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [3] صحیح بخاری ۱۲۔

آگ کا جنوب سے نمودار ہونا

جائے گا۔ خدا ترسی۔ حق شناسی۔ خوف آخرت لوگوں کے دلوں سے معدوم ہوجائے گا شرم وحیا جاتی رہے۔ برسرِ راہ گدھوں[1] اور کتوں کی طرح زنا کریں گے۔ حکام کا ظلم وجہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی پس دیہات ویران ہوجائیں گے بڑے بڑے قصبے گاؤں کے مانند اور بڑے بڑے شہر معمولی قصبوں کے مانند ہوجائیں گے۔ قحط وبا اور غارت گری کی آفتیں پے درپے نازل ہونے لگیں گی۔ جماع[2] زیادہ ہوگا، اولاد کم۔ رجحانیت الی الحق دلوں سے اُٹھ جائے گی۔ جہالت اِسقدر بڑھجائیگی کہ کوئی لفظ[3] اللہ تک کہنے والا نہ رہے گا۔ اس اثنا میں ملک شام میں امن و ارزانی نسبتاً زیادہ ہوگی۔ پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتوں سے تنگ آکر مع عیال واطفال کے ملک شام کی طرف[4] چلنے شروع ہوجائیں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی آگ جنوب[5] کی طرف سے نمودار ہوکر لوگوں پر بڑھے گی جس سے لوگ بے تحاشا بھاگیں گے آگ ان کا تعاقب کرے گی۔ جب لوگ دوپہر کیوقت تھک کر پڑجائیں گے توآگ بھی ٹھہر جائے گی جب دھوپ تیز نکل آئیگی توآگ پھر ان کا پیچھا کرے گی جب شام ہوجائیگی توٹھہر جائیگی اور آدمی بھی آرام لیں گے صبح ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کرے گی اور آدمی اُس سے بھاگیں گے اس طرح کرتے کرتے ملک شام تک پہنچا دے گی۔ اس کے بعد آگ لوٹ کر غائب ہوجائے گی بعد ازاں کچھ لوگ حبِّ وطن اصلی کیوجہ سے اپنے ملکوں کی طرف روانہ ہوں گے مگر بحیثیت مجموعی بڑی آبادی ملک شام

[1] صحیح مسلم ۱۲ ـ [2] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [3] صحیح مسلم و ترمذی ۱۲ [4] صحیح بخاری و مسلم ۱۲ [5] صحیح بخاری ۱۲

قیام قیامت کی علامت — نفخ صور

میں رہے گی قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہیں اس کے بعد قیام قیامت
کی اوّل علامت یہ ہوگی کہ لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہیں گے۔
اور دنیاوی نعمتیں۔ اموال اور شہوت رانیاں بکثرت ہو جائیں گی کہ جمعہ کے دن
جو یومؔ عاشورہ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائینگے
کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دے گی۔ یہی نفخ صور ہوگا۔
تمام اطراف کے لوگ اُس کے سننے میں یکساں ہوں گے اور حیران ہوں گے
کہ یہ آواز کیسی ہو کہاں سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے
سخت و بلند ہوتی جائے گی۔ آدمیوں میں اس کی وجہ سے بڑی بے چینی و
بے قراری پھیل جائے گی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو لوگ ہیبت کیوجہ
سے مرنے شروع ہو جائیں گے زمین میںؔ زلزلہ آئے گا جس کے ڈر سے
لوگ گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں بھاگیں گے اور وحشیؔ جانور خائف ہو کر
لوگوں کی طرف میل کریں گے زمین جا بجا شق ہو جائے گی سمندر اُبل کر قرب
وجوار کے مواضعات پر چڑھ جائیں گے آگ بجھ جائے گی نہایت محکم و بلند
پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کے موافق اُڑیں گے۔
گرد و غبار کے اُٹھنے اور آندھیوں کے آنے کے سبب جہان تیرہ و تار
ہو جائے گا وہ آواز دم بدم سخت ہوتی جائے گی یہاں تک کہ اسکے نہایت

۱؎ صحیح مسلم ۱۲ ۲؎ جیساکہ قرآن مجید میں آیا ہے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۱۲۔
۳؎ قرآن مجید میں ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جس وقت وحشی جانور آدمیوں کے ساتھ اکٹھے کیے جائیں گے ۱۲
شاہ رفیع الدینؒ۔ ۴؎ قولہ تعالیٰ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ ۱۲ ۵؎ قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ
یعنے جب دریا بہ چلیں ۱۲ شاہ عبد القادرؒ ۶؎ قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ترجمہ جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں ۱۲

ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائیں گے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

جب آدمی مرجائیں گے تو ملک الموت ابلیس کی قبض روح کے لئے متوجہ ہوں گے۔ یہ ملعون چاروں طرف دوڑتا پھرے گا۔ ملائکہ گرزہائے آتشیں سے مار مار کر لوٹا دیں گے اور اس کی روح قبض کرلیں گے۔ سکرات موت کی جتنی تکالیف تمام افراد بنی آدم پر گذری ہیں اس تنہا پر گذریں گی نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھکنے کے بعد نہ آسمان رہے گا نہ ستارے نہ پہاڑ۔ نہ سمندر اور نہ کوئی چیز سب کے سب نیست و نابود ہو جائیں گے فرشتے بھی مرجائیں گے مگر کہتے ہیں کہ آٹھ چیزیں فنا ہونے سے مستثنیٰ ہیں۔ اول عرش۔ دوم کرسی۔ سوم لوح۔ چہارم۔ قلم۔ پنجم بہشت ششم صور۔ ہفتم دوزخ۔ ہشتم ارواح لیکن ارواحوں کو بھی بیخودی و بیہوشی لاحق ہو جائے گی۔ بعضوں کا قول ہے کہ یہ آٹھ چیزیں بھی تھوڑی دیر کے لئے معدوم ہو جائیں گی حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالیٰ کوئی اور باقی نہ رہیگا تو خداوند رب العزت فرمائیگا کہاں ہیں بادشاہان و مدعیان سلطنت کس[1] کے لیے آج کی سلطنت ہے پھر خود ہی ارشاد فرمائیگا۔ خدائے یکتا و قہار کے لئے ہے۔ پس ایک وقت تک ذات واحد ہی رہے گی پھر ایک مدت کے بعد کہ جس کی مقدار سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا از سر نو سلسلہ پیدائش کی بنیاد قائم کرے گا

[1] لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ۱۲

آسمان زمین اور فرشتوں کو پیدا کرے گا زمین کی ہیئت اُس وقت ایسی ہوگی کہ اُس میں عمارتوں۔ درختوں۔ پہاڑوں اور سمندروں وغیرہ کا نشان نہ ہوگا۔ اس کے بعد جس جس مقام سے لوگوں کو زندہ کرنا مقصود ہوگا تو اسی جگہ پہلے اُن کی ریڑھ کی ہڈی کو پیدا کر کے رکھ دیا جائے گا اور ان کے دیگر اجزا جسمانی کو اس ہڈی کے متصل رکھدیں گے۔ ریڑھ کی ہڈی اُس ہڈی کو کہتے ہیں جس سے تمام جسم کی ہڈیوں کی پیدایش شروع ہوتی ہے۔ ترتیب اجزا کے بعد ان اجزائے مرکبہ پر گوشت و پوست چڑھا کر جو جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا ہو جائے گی۔ قالب جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواحوں کو صُور میں داخل کر کے حضرت اسرافیل کو حکم ہوگا کہ اُن کو پوری طاقت سے پھونکیں اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائے گا قسم ہے میرے عزو جلال کی کہ ہر روح اپنے قالب سے خطا نہ کرے۔ پس روحیں اپنے اپنے جسموں میں اس طرح آئیں گی جیسے گھونسلوں میں پرندے۔ صور اسرافیل میں تعداد ارواح کے موافق سُوراخ ہیں جن میں سے رُوحیں پھونکنے پر مورو ملخ کی طرح نکل کر اپنے اپنے قالبوں میں داخل ہو جائیں گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا رابطہ جسموں سے قائم ہو جائیگا اور سب کے سب زندہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد صور پھر پھونکا جائے گا۔ جس کی وجہ سے زمین پھٹ کر تمام لوگ برآمد ہوں گے اور گرتے پڑتے آواز صور کی جانب دوڑیں گے یہ صُور بیت المقدس کے اس مقام پر جہاں صخرہ معلق ہے پھونکا جائے گا۔ نفخ ارسال ارواح الی الابدان میں اور اس نفخ ثانی میں چالیس برس کا عرصہ ہوگا۔ قبروں میں سے آدمی اُسی شکل میں پیدا ہونگے

ارواح کا اجسام میں داخل ہونا

ے صحیح بخاری و مسلم ۲۰۷۔ الضاری ۱۲ ے صحیح بخاری ۱۲ ے قولہ کما بدانا اول خلق نعیدہ جیسے کہ ہمنے (اس خلقت کو) اول مرتبہ پیدا کیا ہے (اسی طرح) دوبارہ بھی پیدا کرینگے ۱۲

احوالِ مقامِ حشر و گرمی آفتاب

جیسے کہ بطنِ مادر سے یعنی برہنہ تن بے ختنہ بے ریش ہوں گے مگر صرف سر ہی پر بال اور منھ میں دانت ہوں گے تمام خورد و کلاں گونگے۔ بہرے۔ لنگڑے اور ناتوان سب کے سب سلیم الاعضا، پیدا ہوں گے۔ سب سے پہلے زمین[۱] میں سے حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے۔ آپ کے بعد حضرت عیسیٰ پھر جگہ جگہ سے انبیا، صدیقین شہدا، صالحین اُٹھیں گے بعد ازاں عام مومنین پھر فاسقین پھر کفّار تھوڑی تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے برآمد ہوں گے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ[۲] آنحضرت صلعم اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان ہوں گے حضور سرور کائنات صلعم کی اُمّت آپ کے پاس اور دیگر اُمتیں اپنے اپنے پیغمبروں کے پاس مجتمع ہو جائیں گی۔ شدّت ہول و خوف کے سبب تمام کی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوں گی۔ کوئی شخص کسی کی شرمگاہ[۳] پر نظر نہیں ڈال سکے گا۔ اگر ڈالے[۴] بھی تو بچّوں کی طرح دواعی شہوت سے خالی ہو گا۔ جب تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو جائیں گے تو آفتاب اسقدر نزدیک کر دیا جائے گا کہ کہیں گے کوئی ایک میل[۵] کے فاصلے پر ہے آسمان کی طرف چمکنے والی بجلیاں اور خوفناک آوازیں سنائی دیں گی۔ آفتاب کی گرمی کی وجہ سے تمام کے بدنوں سے پسینہ جاری ہو جائے گا۔ پیغمبروں اور نیک بخت مومنوں کے تو صرف تلوے تر ہوں گے۔ عام مومنین کے ٹخنے پنڈلی۔ گھٹنے۔ زانو۔ کمر۔ سینہ اور گردن تک حسب اعمال پسینہ چڑھ جائے گا

[۱] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۳۸۴ الصاری ۱۲ [۲] صحیح مسلم ۱۲ [۳] ترمذی ۱۲ [۴] صحیح بخاری و صحیح مسلم ۳۸۴ الصاری ۱۲ [۵] ترمذی ۱۲ [۶] صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ الصاری ۱۲

کفار مُنہ اور کانوں تک پسینہ میں غرق ہو جائیں گے اور اس سے اُن کو سخت
تکلیف ہوگی۔ بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ لاچار ہو کر خاک پھانکنے لگیں گے
اور پیاس بجھانے کی غرض سے حوض کوثر کی طرف جائیں گے دیگر انبیاء
علیہم السّلام کو بھی حوض عطا کیئے جائیں گے مگر وہ لطافت و وسعت میں حوض
کوثر سے بہت کم ہوں گے گرمی آفتاب کے سوا اور بھی نہایت ترساک و ہولناک
امور پیش آئیں گے۔ ایک ہزار سال کی مقدار تک لوگ انھیں تکالیف و مصائب
میں مبتلا رہیں گے اور سات گروہوں کو جن کا ذکر آگے آئے گا سایہ میں
جگہ دی جائے گی تمام روایتوں سے ثابت ہے کہ سایہ والے گروہ چالیس
فرقوں پر مشتمل ہوں گے پس آخر لوگ لاچار ہو کر شفاعت[1] کی غرض سے حضرت
آدمؑ کے پاس جا کر عرض کریں گے کہ یا ابو البشر تم ہی وہ شخص ہو جن کو خداوند
نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا جنّت میں سکونت
عطا فرمائی اور تمام اشیاء کے نام سکھائے پس آج ہماری شفاعت کیجئے تاکہ
ہم کو خداوند کریم ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائیں گے کہ خداوند کریم
آج اس قدر برسر غضب ہے کہ ایسا کبھی نہ تھا اور نہ آیندہ ہوگا۔ چونکہ مجھ سے
ایک لغزش[2] سرزد ہوئی ہے وہ یہ کہ باوجود ممانعت میں نے گیہوں کا دانہ
کھالیا تھا پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں مجھ میں شفاعت کرنے کی طاقت
نہیں ہے مگر حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ کہ وہ اول پیغمبر ہیں جن کو خدا
نے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا پس لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے

[1] یہ حدیث صحاح ستہ میں آئی ہے ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ ولا تقربا ہٰذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فازلہما الشیطٰن

کہ اے نوحؑ آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جو سب سے پہلے آدمیوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور آپ کو خدا نے بندۂ شکر گذار کا لقب[1] عطا فرمایا۔ ہماری حالت زار کو دیکھکر ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے کہ آج خداوند کریم ایسا برسر غضب ہے کہ نہ کبھی تھا نہ ہوگا اور مجھ سے ایک لغزش ہوئی ہے وہ یہ کہ میں نے ادب کا لحاظ نہ کرکے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت بارگاہ الٰہی میں[2] اس کی نجات کا سوال کیا تھا پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں میرا منہ نہیں کہ شفاعت کرسکوں مگر ہاں حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے ان کو اپنا خلیل[3] فرمایا ہے۔ پس لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے خداتعالیٰ نے آپ کو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہے اور آگ کو آپ کے واسطے برد[4] و سلام کردیا امام پیغمبران بنایا۔ پس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ان تکالیف سے رہائی ہو آپ فرمائیں گے آج خدائے قدوس اس قدر برسر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا

---

[1] قولہ تعالیٰ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۱۲

[2] وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (ترجمہ) (اس شکل گھڑی میں) نوح نے اپنے خدا کو پکارا کہ میرا بیٹا بھی تو میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ (جو میرے اہل کو طوفان سے بچانے کی نسبت ہے) سچا ہے اور اس کا فیصلہ تو بہتر کرسکتا ہے۔ خدا نے نوح کو جواب دیا کہ وہ تیرے اہل میں سے ہرگز نہیں ہے کہ وہ برے افعال کرچکا ہے تو مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کرنا جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ میں تجھے اس لئے سمجھاتا ہوں کہ جاہل لوگوں کی طرح سے رشتہ کی محبت میں آکر کہیں تو خدا سے دور نہ جا پڑے (یعنے خدا کو نیکی کے سوا اور قسم کے رشتہ کی پروا نہیں ہے) ۱۲ مترجم
قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ سورہ ہود ۱۲ (اس آیت کا ترجمہ بھی اوپر ہے)

[3] قولہ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا سورہ نساء ۱۲

[4] قولہ تعالیٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ سورہ انبیاء ۱۲

نہ ہوگا۔ مجھ سے تین مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہے کہ جس میں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اسی لئے مجھ میں شفاعت کرنے کی قوت نہیں ہے یہ بات معلوم کرنے کے قابل ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے حسب ذیل تین موقعوں پر ایسا کلام سرزد ہوا ہے جس میں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے اوّل یہ کہ ایک مرتبہ آپ کی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکا کر اپنے بتوں کے سامنے رکھ دیئے۔ پھر بت خانہ کے دروازوں کو بند کرکے عید منانے کے لئے نہایت کروفر کے ساتھ میدان میں گئے۔ حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلئے آپ نے ستاروں[1] کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہے۔ یہ اوّل کلام ہے جس سے ایہام کذب ہوسکتا ہے۔ دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور میں چلی گئی تو آپ تبر ہاتھ میں لے کر بت خانہ میں قفل کھول کر داخل ہوئے اور بتوں سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتیں کیوں[2] نہیں کھاتے جب انھوں نے کچھ جواب نہ دیا تو پھر فرمانے لگے کہ مجھ سے کیوں نہیں بولتے۔ جب اسپر بھی وہ خاموش رہے تو آپ نے تمام کو توڑ ڈالا[3] مگر بڑے بت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اس کے کاندھے پر رکھ دیا اور دروازے کو بدستور مقفل کرکے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھ کر آگ بگولا ہوگئے اور اس فعل کے مرتکب

حضرت ابراہیمؑ اور بتخانہ

[1] قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ سورہ الصافات ۱۲ [3] قولہ تعالیٰ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ سورہ انبیاء ۱۲

حضرت ابراہیمؑ مصر میں

کے تجسّس میں ہوئے اُن میں سے بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک جوان مسمّی ابراہیمؑ کو بتوں کی مذمت کرتے ہوئے سُنا ہے یہ کام اسکا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیمؑ کو بُلاکر پوچھا کیا یہ کام تو ہی نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بڑے بُت نے کیا ہے۔ دیکھو تبر کاندھے پر دھر رکھا ہے اور غصہ میں آکر بیچاروں کو توڑ ڈالا ہے۔ پس تم لوگ انھیں شکستہ اور مجروح بتوں سے پوچھو تاکہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کردیں۔ یہ دوسرا ایہام کذب ہے۔ سوم یہ کہ جب حضرت ابراہیمؑ اپنے شہر کو چھوڑ کر حران میں چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں چچازاد بہن سارہ سے شادی کرلی اور پھر یہاں سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جدا ہوکر اور سارہ کو اپنے ساتھ لے کر مصر کیطرف ہجرت کی اس وقت مصر میں ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوب صورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی تھی تو اس کو قتل کرادیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ ہوتا تھا تو اس کو کچھ دے دلاکر راضی کرلیتا تھا جب ابراہیمؑ وہاں پہنچے تو اس ماجرے کو سُن کر حیران ہوگئے لتنے میں

---

[1] قولہ تعالیٰ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ سورہ انبیاء ۱۲

[2] قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ سورہ انبیاء ۱۲ [3] قولہ تعالیٰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ سورہ انبیاء ۱۲ [4] قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ سورہ انبیاء ۱۲ [5] قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْــَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۵ سورہ انبیاء ۱۲ [6] یہ حدیث اخیر تک صحیح بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے ۱۲

اس ظالم بادشاہ کے سپاہیوں نے آگر پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہوتی ہے؟
آپ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سارہؓ آپ کی
چچازاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سب
مومن آپس میں دینی بھائی بہن ہوتے ہیں) اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا
دیا کہ تم سے کوئی پوچھے تو یہ کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ یہ تیسرا ایہام کذب ہے
قصّہ مختصر یہ ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے آدمی حضرت سارہ کو لیگئے
تو حضرت ابراہیمؑ نماز میں مشغول ہوئے۔ خداوند کریم نے اپنی قدرتِ
کاملہ سے ان تمام پردوں اور دیواروں کو جو درمیان میں حائل تھیں اُٹھا دیا
یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی حضرت سارہؓ آپ کی نظر سے غائب نہ ہوئیں۔
سپاہیوں نے حضرت سارہؓ کو اس ظالم کے مکان میں لیجاکر بٹھا دیا جب
وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو تین مرتبہ نیت بد سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ
اس کے اعضا شل ہو کر بیہوشی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اور تائب
ہو کر حضرت سارہؓ سے طالبِ دُعا ہوتا تھا کہ میری رہائی ہو۔ پس آپ کی دُعا
سے بحال ہو جاتا تھا۔ آخر کار اُس نے سپاہیوں کو بلا کر کہا کہ یہ جادوگرنی ہے
اس کو فوراً یہاں سے لیجاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ کر کے نہایت احتیاط
کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچا دو۔ آپ مصر کو ناپسند کر کے ملک
شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی یہاں تک حضرت
ابراہیمؑ کے ایہام کذب کا قصّہ تمام ہوا۔ آمدم بر سرِ مطلب حضرت ابراہیمؑ
لوگوں سے فرمائیں گے کہ حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ کیوں کہ خداوند کریم

نے ان کو اپنا کلیم بنایا ہے پس لوگ آپ کی طرف آئیں گے اور کہیں گے اے موسےٰ آپ ہی وہ شخص ہیں جن سے بغیر کسی واسطہ خداوند تعالیٰ نے گفتگو کی اور توریت اپنے دستِ قدرت سے لکھ کر دی۔ ہماری شفاعت کیجیے۔ آپ جواب دیں گے اللہ تعالیٰ آج اس قدر برسرِ غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہو گا۔ میرے ہاتھ سے ایک قبطی شخص[1] بغیر اس کی اجازت مقتول ہو چکا ہے اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اس لئے مجھ میں شفاعت کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ ہاں حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آ کر کہیں گے اے عیسےٰ خدا نے آپکو روح اور کلمہ کہا۔ جبریلؑ کو آپ کا رفیق بنایا آیات بینات عطا کیں آج ہماری شفاعت کیجیے تاکہ خداوند تعالیٰ اِن مصائب سے نجات دے۔ آپ فرمائیں گے خدا تعالیٰ آج کے دن اس قدر برسرِ غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہو گا۔ چوں کہ میری اُمت نے کبھی تو مجھ کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال کی تعلیم کو میری طرف منسوب کیا۔ پس میں ان اقوال کی تحقیقات کے مواخذہ سے ڈرتا ہُوں تاب شفاعت نہیں رکھتا البتہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ پس لوگ آنحضرت صلعم کے پاس آ کر کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ

[1] قولہ تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ اِلٰی اٰن قَالَ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ الآیۃ (ترجمہ) موسیٰؑ شہر میں ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے باشندے بےخبر تھے وہاں شہر میں اُنہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا (ایک اپنا ایک غیر) تو اُس نے غیر کو گھونسا مار کر ہلاک کر دیا۔

محبوبِ خدا ہیں۔ خدا نے آپ کو لگلے پچھلے تمامؐ گناہوں کی معافی کی خوشخبری دی ہے۔ پس اگر دیگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ایک قسم کے عتاب کا خوف ہو تو صحیح مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہیں آپ خاتم النبیینؐ ہیں۔ اگر آپ بھی ہم کو نفی میں جواب دیں تو ہم کس کے پاس جائیں آپ ہمارے لئے درگاہ الٰہی میں شفاعت کیجئے تاکہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی ہو آپ ارشاد فرمائیں گے کہ ہاں مجھ ہی کو خدا نے اس لائق بنایا ہے تمہاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے پس آپ درگاہِ ایزدی کیجانب متوجہ ہونگے حق تعالیٰ اس روز جبرئیلؑ کو براق دیکر تمام لوگوں کے سامنے بھیجے گا۔ آنحضرت صلعم اس پر سوار ہو کر آسمان کی طرف روانہ ہوں گے آدمیوں کو آسمان پر ایک نہایت نورانی وکشادہ مکان دکھائی دے گا جس میں حضور داخل ہو جائیں گے اس مکان کا نام مقام محمودؐ ہے پس جب تمام لوگ اس مکان میں آپ کو داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیں گے تو آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگیں گے حضور کو یہاں سے عرش معلّٰی پر تجلّی الٰہی نظر آئے گی جسکو دیکھتے ہی آپ سات روز تک مسلسل سربسجود رہیں گے۔ تب ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے محمدؐ سر اٹھاؤ جو کہو گے سنوں گا۔ جو

لہ قولہ تعالیٰ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ سورہ فتح ۱۲ ٢ہ قولہ تعالیٰ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا سورہ احزاب (ترجمہ محمدؐ کو کسی شخص کا باپ دادا نہ سمجھو) بلکہ وہ تو خدا کی طرف سے (تمام خلقت کے لئے) خاص پیغام الٰہی پہنچانیوالا رسولؐ روحانی باپ ہے) اور پیغمبروں کا سلسلہ آمد و شد اسپر ختم کر دیا گیا اور خدا کو ہر چیز کا علم ہے (کہ اسکے نسبی باپ ہونیسے روحانی باپ ہونا زیادہ زیبا ہے) ۱۲ ٣ہ قولہ تعالیٰ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا

مانگو گے دوں گا اگر شفاعت کرو گے قبول کروں گا۔ پس حضور اپنے سر مبارک
کو اُٹھا کر خدائے قدوس کی اس قدر حمد و ثنا بیان کریں گے کہ اولین و
آخرین میں سے کسی نے نہ کی ہو گی۔ آپ فرمائیں گے کہ اے خدا تو نے
بذریعہ جبرئیل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تو جو چاہے گا سو دونگا
پس میں اس عہد کا ایفا چاہتا ہوں۔ حق تعالیٰ جواباً ارشاد فرمائے گا
جبرئیل نے جو کچھ پیغام پہنچایا تھا وہ بالکل بجا اور درست تھا آج بیشک
میں تجھ کو خوش کروں گا اور تیری شفاعت قبول کروں گا۔ زمین کیطرف
جاؤ میں بھی زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہوں۔ بندوں کا حساب لے کر
ہر ایک کو حسب اعمال جزا دوں گا پس حضور سرورِ کائنات زمین پر
واپس تشریف لے آئیں گے لوگ آپ سے دریافت کریں گے کہ خدا
نے ہمارے حق میں کیا ارشاد فرمایا۔ آپ جواب دیں گے خدائے قدوس
زمین پر جلوہ افروز ہونے[1] والا ہے۔ ہر ایک کو حسبِ اعمال جزا دے گا۔ اسی
اثنا میں ایک بہت بڑا نور نہایت ہولناک آواز کے ساتھ آسمان سے زمین
پر اُترے گا۔ قریب آنے پر فرشتوں کی تسبیح و تہلیل کی آوازیں سُنائی
دیں گی لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ ہمارا پروردگار اسی نور میں ہے فرشتے
جواب میں کہیں گے خداوند کریم کی شان اس سے کہیں برتر ہے ہم تو

---

[1] قولہ تعالیٰ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ‎ۚ وَجِيْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ‎ۚ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (ترجمہ) اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ ہوں گے اور اس دن جہنم سب کے روبرو لا حاضر کیجائے گی اُسدن انسان چیتے گا مگر اُس وقت اسکے چیتنے سے کیا فائدہ ۱۲

آسمانِ دنیا کے فرشتے ہیں۔ اور اُتر کر زمین کے دُور ترین کناروں پر صف بستہ
ہو جائیں گے بعد ازاں اس سے کہیں زیادہ نور مع ہولناک آواز کے
آسمان سے نازل ہو گا نزدیک پہنچنے پر لوگ پھر پوچھیں گے کیا تجلیات
الٰہی یہی نور ہیں ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے کہ خدائے قدوس اس سے
کہیں برتر ہے۔ ہم دُوسرے آسمان کے فرشتے ہیں۔ پس یہ فرشتے بھی
پہلے فرشتوں کے قریب صف بستہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہر ایک
آسمان کے فرشتے پہلے سے زیادہ عظمت و جلال کے ساتھ یکے بعد دیگرے
اُتر کر سابق فرشتوں کے قریب سلسلہ وار صف بستہ ہو جائیں گے۔
اس کے بعد عرش معلےٰ کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صف بستہ
ہو جائیں گے پھر حضرت اسرافیل[1] کو صُور کے پھونکنے کا حکم ہو گا جس کی
آواز سنتے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر صرف حضرت موسےٰ[2] جو
تجلیات الٰہی کو کوہِ طور پر دیکھ کر بیہوش ہو گئے تھے برداشت کر سکیں گے
پس حق تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما کر نزول فرمائے گا۔ اس عرش[3] کو آٹھ فرشتے
اٹھائے ہوئے ہوں گے اس کے اگلے حصے کو اس مقام پر جہاں آجکل
بیت المقدس میں صخرہ[4] معلق ہے رکھدیں گے اس عرش کے زیر سایہ

---

[1] قولہ تعالیٰ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سورہ زمر
(ترجمہ) اور صور پھونکا جائیگا پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائینگے مگر وہ جسکو خدا چاہے
(کہ بے ہوش نہ ہو) ۱۲ [2] صحیح بخاری و صحیح مسلم ۱۲

[3] قولہ تعالیٰ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۱۲

بموجب[1] حدیث ذیل سات گروہوں کو جگہ دیجائے گی (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الٰہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دل لگاؤ رکھے (۴) وہ شخص[2] جو خلوت و تنہائی میں شوق و خوف الٰہی کی وجہ سے تضرع و زاری کرے (۵) وہ دو شخص جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر و باطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اس کے کوئی نہ جانے۔

(۷) وہ شخص جسکو زنِ حسینہ و جمیلہ و صاحبِ ثروت بغرضِ فعلِ بد طلب کرے اور وہ محض خوف الٰہی کی وجہ سے باز رہے بعض روایتوں میں ان کے علاوہ کچھ اور گروہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہوں پر نہایت سخت گرمی و تیزی آفتاب کی حالت میں ہوگا جیساکہ پہلے مذکور ہو چکا۔ کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہ ہوگی اس کے بعد پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا جس کے سبب تمام لوگ ہوش[3] میں آجائیں گے اور عالم غیب و شہود کے درمیان جو پردے آجتک حائل تھے اٹھ جائیں گے اور فرشتوں۔ جن۔ اعمال۔ اقوال۔ بہشت و دوزخ۔ عرش۔ تجلیاتِ الٰہی وغیرہ سب کو لوگ دیکھ لیں گے۔ سب سے پہلے[4] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئیں گے بعد اس کے مرضی الٰہی کے موافق بالترتیب تمام لوگ ہوشیار ہو جائیں گے اس وقت چاند سورج کی روشنی

---

[1] صحیح بخاری و مسلم ۱۲ [2] صحیح مسلم ۱۲ [3] ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ۱۲
[4] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

بیکار ہو جائے گی۔ آسمان و زمین[1] خدا کے نور سے روشن ہوں گے۔ اوّل جو حکم خداوند کی طرف سے بندوں پر صادر ہو گا وہ یہ ہے کہ بندے خاموش کر دیئے جائیں گے اسکے بعد یہ ارشاد ہو گا کہ اے بندو! عہد آدم سے لیکر اختتام دُنیا تک جو بھلی بُری باتیں تم کرتے تھے میں سُنتا تھا اور فرشتے ان کو لکھتے تھے۔ پس آج تم پر کسی[2] قسم کا جور و ظلم نہ ہو گا بلکہ تمھارے اعمال تم کو دکھا کر جزا اور سزا دی جائے گی۔ جو شخص اپنے اعمال کو نیک پائے اس کو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے جو اپنے اعمال کو بُری صورت میں پائے وہ اپنے تئیں ملامت کرے۔ اس کے بعد جنت[3] و دوزخ[4] کے حاضر کرنے کا حکم ہو گا تاکہ لوگ ان کی حقیقت کا معائنہ کریں۔ پس جنّت کو تجلّیات الٰہی سے نہایت آراستہ و پیراستہ کر کے حاضر کر دیا جائیگا اور دوزخ بھی اس حالت میں کہ اسمیں آگ کے شعلے و چنگاریاں بڑے بڑے محلوں کی مقدار میں اونٹوں کی قطار کے مانند پے در پے[5] اٹھتی ہوں گی اور نہایت مہیب آوازوں کے ساتھ خدا کی تسبیح۔ جن و انس اور بتوں کو اپنے لئے بطور غذا طلب کرتی ہوئی جنکو لوگ سنکر لرز جائیں گے اور ڈر کے مارے زانو کے بل گر پڑیں گے حاضر کر دی جائے گی۔ اس دن

جنت و دوزخ کے حاضر کرنے کا حکم

---

[1] وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (ترجمہ) زمین خدا کے نور سے روشن ہو جائے گی ۱۲

[2] وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ (ترجمہ) ان کے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا ۱۲

[3] قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۱۲ [4] وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۱۲

[5] قولہ تعالیٰ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۱۲

اگر کوئی شخص ستر پیغمبروں کے اعمال کے موافق بھی عمل رکھتا ہو تو
بھی یہ کہے گا کہ آج کے لیئے میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ دوزخ کی گرمی و
بدبُو اس قدر ہوگی کہ ستر سال کی مسافت تک پہنچتی ہوگی۔ اس وقت حکم
ہوگا کہ دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو جسکے برابر دنیا میں کسی نے
آسائش وراحت کی زندگی نہ اُٹھائی ہو اور ایک ایسے جنتی کو جس کے برابر
تکالیف و مصائب دنیوی کسی نے نہ برداشت کی ہوں حاضر کرو۔ جب
دونوں پیش کر دیئے جائیں گے تو پھر ملائکہ کو حکم ہوگا کہ بہشتی کو بہشت کے
دروازے پر اور دوزخی کو دوزخ کے دروازے پر تھوڑی دیر
کے لئے کھڑا کرکے واپس لے آؤ۔ جب وہ دونوں میدانِ محشر میں واپس
آئیں گے تو بہشتی سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی سختی
بھی دیکھی ہے کہیگا کہ نہیں کیوں کہ میرے رگ وریشہ میں اسقدر راحت
وفرحت سما گئی ہے کہ کوئی سختی میرے خیال تک میں نہیں رہی پھر دوزخی
سے سوال ہوگا کہ تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی آرام بھی پایا تھا کہے گا کہ میرے
روئیں روئیں میں اس قدر تکالیف۔ رنج والم و بے آرامی سرایت کر گئی ہے
کہ راحت کا خیال و وہم بھی تو نہیں رہا۔ اس کے بعد **اعمال ذی صورت**
بنا کر حاضر کر دیئے جائیں گے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ عتاق۔ تلاوت
قرآن۔ ذکر الٰہی وغیرہ وغیرہ عرض کریں گے خداوندا ہم حاضر ہیں۔ سب کو
حکم ہوگا کہ تم سب نیک اعمال ہو اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو موقع پر تم سے
دریافت ہوگا۔ ان کے بعد اسلام حاضر ہو کر کہے گا خداوندا تو سلام ہے

میں اسلام ہوں۔ حکم ہوگا قریب آ۔ کیونکہ آج تیری ہی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہوگا اور تیرے ہی سبب سے لوگوں سے درگزر کی جائے گی۔ لفظ اسلام سے مضمونِ کلمۂ توحید مراد ہے۔ واللہ اعلم۔ بعد ازاں ملائکہ کو حکم ہوگا کہ ہر ایک کے اعمال نامہ کو اس کے پاس بھیجدو۔ پس ہر ایک کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں آجائیگا۔ مومنین کے سامنے کے رخ سے دائیں ہاتھ میں۔ کفّار کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں۔ جب ہر ایک اپنے اپنے اعمال نامہ دیکھے گا تو بموجب حکم خدا کے ایک ہی نظر میں اپنے نیک و بد اعمال کو ملاحظہ کرے گا لیکن ہر ایک کی حالت اصلی اور مرتبہ کے اظہار کے لئے خداوند کی حکمت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ ہر ایک سے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے۔ اوّل کافروں سے توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا وہ جواب دیتے ہوئے شرک سے صاف انکار کردینگے کہ ہم نے ہرگز شرک[1] نہیں کیا۔ اُنکے قائل کرنے کے لئے زمین کے اُس قطعہ کو جس پر وہ شرک کرتے تھے اور اس رات دِن اور مہینے کو جس میں وہ کفر کرتے تھے اور حضرت آدمؑ کو جن پر ان کی اولاد کے روزانہ افعال ظاہر کئے جاتے تھے اور ملائکہ کو جو ان کے اقوال و افعال کو قلم بند کرتے تھے بطور گواہ بُلایا جائے گا۔ مگر جب کمال انکار کیوجہ سے تمام مذکورہ بالا شہادتیں اُنکے لئے مُسکت ثابت نہ ہوں گی تو اَن کی زبانوں پر مہریں[2] لگا دیجائیں گی۔

---

[1] قولہ تعالیٰ وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ خدا کی قسم ہم تو مشرکین نہیں تھے [2] قولہ تعالیٰ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ سورہ یٰس ۱۲

منکرین کا اعضا پر طعن اور اقرار کرنا

تب ان کا ہر عضو اعمال سیئہ پر گویا ہو جائے گا۔ شہادت ختم ہونے پر اوّلاً وہ اپنے اعضاء پر لعن[1] وطعن کریں گے کہ ہم نے جو کچھ کیا تھا تمہارے ہی لئے کیا تھا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم خدا کے حکم سے تمہاری تابعداری میں تھے اب اسی کے حکم سے گویا[2] ہوئے بیشک تم ظالم تھے کیوں کہ تم نے مالک حقیقی کی خلاف ورزی کر کے ہم کو بھی اپنے ساتھ مُصیبت میں مبتلا کر دیا خدا نے جو ہم کو تمہارا مطیع بنایا تھا اس کا کچھ تم نے شکریہ ادا نہیں کیا نہ ہماری تابعداری کی اصلی غرض سمجھنے کی کوشش کی۔ ہم تو سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پس وہ لاچار ہو کر اپنے شرک و کفر کا اقرار[3] کریں گے اور ملزم قرار پا جائیں گے۔ ثانیاً وہ طرح طرح کے عذر پیش کریں گے اوّل یہ کہیں گے کہ ہم احکام الٰہی کے جاننے سے بالکل بے خبر تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ میں نے پیغمبروں کو معجزات دیکر بھیجا۔ اُنھوں نے میرے احکام کو نہایت امانت داری کے ساتھ پہنچایا تم نے کیوں غفلت کی اور احکام کو کیوں تسلیم نہیں کیا۔ جواب میں کہیں گے نہ تو ہمارے پاس کوئی پیغمبر آیا نہ کوئی حکم پہنچا۔ پس اوّل حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے سامنے پیش کیا جائیگا آپ ارشاد فرمائیں گے کہ اے جھوٹو! اے حق سے مُنہ موڑنے والو! کیا

[1] قولہ تعالیٰ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا سورہ حم سجدہ ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ سورہ حم سجدہ ۱۲

[3] قولہ تعالیٰ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ سورہ ملک ۱۲

حضرت نوحؑ سے طلب شہادت

تم کو یاد نہیں کہ میں نے تم کو ساڑھے نوسو[1] برس کی مدت دراز تک طرح طرح کے وعظ سنا کر عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ احکام الٰہی پہنچائے کتنی محنت و کوشش کی علانیہ[2] و پوشیدہ طور پر خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کسقدر کوشش و جانفشانی کی۔ کھلی دلیلوں اور معجزوں سے ان کو ثابت کیا۔ کیا تمھیں یاد نہیں کہ فلاں مجلس میں میں نے تم سے اس طرح کہا تھا اور تم نے ایسا جواب دیا تھا۔ اسی طرح اپنی تبلیغ اور انکے انکار کے دیگر قصص یاد دلائیں گے۔ مگر وہ صاف مکر جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم تو تمھیں جانتے بھی نہیں اور نہ کبھی تم سے کوئی خدائی حکم سُنا۔ اس پر خداوند کریم ارشاد فرمائے گا کہ اے نوح اپنی تبلیغِ رسالت کے گواہ پیش کر آپ عرض کریں گے۔ میرے گواہ امتیانِ[3] حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اس امت کے علما، صدیقین اور شہدا حاضر کردیے جائیں گے وہ عرض کریں گے ہاں ہم ان کے گواہ ہیں بیشک تو نے ان کو رسول بنا کر تبلیغِ احکام کے لئے اس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ الخ اُمتِ نوح کے کافر کہیں گے کہ نہ تو تم ہمارے

۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم قولہ تعالیٰ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا پس وہ اپنی قوم میں پچاس برس کم ایک ہزار سال تک رہے حضرت نوحؑ کی عمر کل چودہ سو برس کی تھی جن میں سے ساڑھے نوسو برس وعظ میں صرف ہوئے ۱۲

۲ قولہ تعالیٰ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا سورہ نوح ۱۲

۳ قولہ تعالیٰ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۱۲

زمانے میں تھے نہ تم نے ہماری حالت دیکھی نہ ہماری گفتگو سُنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیوں کر قابل سماعت ہو سکتی ہے۔ اسپر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے کہ جو کچھ میری امت نے کہا وہ بالکل بجا و درست ہے۔ کیوں کہ ان کو اس حقیقت حال کا ثبوت دنیا میں بذریعہ خبر الٰہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہے پہنچا ہے۔ تب جاکر یہ کافر ساکت ہو کر ملزم قرار پائیں گے۔ ان کے بعد اسی طرح حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت شعیبؑ۔ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ وغیرہ علیہم السلام کی امتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کر کے بالآخر قائل ہو جائینگی اور ملزم قرار پائیں گی۔ اس کے بعد عذر و معذرت کرتے ہوئے کہیں گے اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا۔ خطاوار گنہ گار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو ان کی گردنوں پر رکھ اور ہم کو دنیا میں واپس بھیجدے تاکہ وہاں تیرے احکام کو قبول کر کے نیک عمل کریں۔ بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو سمجھانے کا حق تھا وہ ادا ہو چکا۔ تم کو ہم نے مدت[۲] دراز تک فرصت دی تھی اب دنیا میں واپس جانا ناممکن ہے پس اُن کے جو کچھ

[۱] وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۱۲

[۲] قولہ تعالیٰ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ۔ سورہ فاطر۔ کیا دنیا میں ہم نے تمکو اس قدر عمر نہیں دی تھی کہ سچائی کا طالب سچائی کو بخوبی معلوم کر سکتا اور حالانکہ سمجھانے والا (پیغمبر) بھی تمہارے پاس آگیا تھا (پس اب یہ لیت و لعل کیسی) ۱۲

مشرکین کو اپنے معبودوں سے طلب جزا کا حکم

حضرت آدمؑ و تقسیم

نیک اعمال ہوں گے وہ نیست[1] و نابود کر دیئے جائیں گے اور اعمالِ بد کو برقرار رکھا جائے گا کیونکہ اُنہوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کیلئے کئے تھے وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ماسوا انکے جو کچھ انہوں نے خدا کے لئے کئے تھے ان کا بسبب جہالت معرفت و مخالفت احکام الٰہی دُنیا میں صلہ دیدیا گیا اس لئے آخرت میں جزا کے مستحق نہ رہے۔ پس حضرت آدمؑ[2] کو حکم ہوگا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا گروہ علیحدہ کر دو۔ آپ عرض کریں گے کس حساب سے۔ ارشاد باری ہوگا کہ فی ہزار ایک آدمی جنّت کے لئے اور نوسو ننانوے دوزخ کے واسطے۔ اس وقت لوگوں میں اسقدر ہل چل ہو گی کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر حکم ہوگا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جا کر طالب جزا ہو۔ پس جس وقت وہ اپنے اپنے معبودوں[3] کی جستجو میں ہوں گے۔ تو بت پرستوں کے واسطے وہ شیاطین جو بتوں سے تعلق رکھکر بُت پرستی و سرکشی کی باعث بنے تھے اور خواب و بیداری میں نئے نئے کرشمے دکھاتے تھے سامنے آجائیں گے اور جو جماعتیں کہ حضرت عیسیٰؑ و ملائکہ و دیگر انبیاء و اولیا کو پوجتی تھیں چوں کہ یہ صالحین ان کے بداعمال سے بیزار تھے اور درحقیقت

۱؎ وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۱۲

۲؎ صحیح بخاری و مسلم ۱۲ ۳؎ قولہ تعالیٰ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۞ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ سورہ احقاف ۱۲

ابلیس کا دوزخیوں سے خطاب

ان کی گمراہی کے باعث بھی شیاطین ہی تھے لہٰذا وہی شیاطین اُن کے سامنے آجائیں گے پس جو فرشتے انتظام پر مامور ہوں گے وہ اُن سے دریافت کریں گے کیا تمھارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پُورے یقین کیساتھ بوجہ اس مناسبت معنوی کے جوان کو بتوں کے ساتھ تھی کہینگے درحقیقت ہمارے معبُود یہی ہیں ملائکہ ان سے کہیں گے کہ اُنھیں کے ساتھ چلے جاؤ تاکہ تمکو تمھارے اعمال کی جزا و سزا تک پہنچادیں پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے معبودوں سے پانی طلب کریں گے اس پر ان کے لیئے سراب یعنی چمکتا ہوا ریتا نمودار ہو جائیگا وہ اس کو پانی سمجھ کر دوڑیں گے پہنچنے پر اُن کو معلوم ہوگا کہ وہ آگ ہے جو بڑی لپٹوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اُس وقت دوزخ میں سے لمبی لمبی گردنیں نکلیں گی جو دانوں کی طرح ان کو چُن چُن کر دوزخ میں ڈال دیں گی جب کفار آگ میں مجتمع ہوجائیں گے تو شیطان[1] آگ کے منبر پر چڑھ کر سب کو اپنی طرف بُلائیگا وہ اس گمان سے کہ یہ ہمارا سردار ہے کسی نہ کسی مکر و حیلہ سے ہم کو نجات دلائے گا، اس کے پاس آجائیں گے پس[2] شیطان کہے گا کہ خدا کے تمام احکام بجا و درست تھے میں تمھارا اور تمھارے باپ کا دشمن تھا مگر یہ یاد رہے کہ

---

[1] تفسیر معالم التنزیل میں مقاتل سے روایت ہے کہ دوزخ میں ابلیس کے لئے ایک منبر رکھا جائیگا جس پر وہ کھڑا ہوگا ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ الآیہ سورۂ ابراہیم ۱۲

تم میں سے کسی کو زبردستی سے اپنی طرف نہیں کھینچا البتہ بُرے کاموں کی ترغیب دی تم نے بسبب کم عقلی و خام طبعی میرے وسوسوں کو سچا جان کر اختیار کیا پس اس وقت اپنے آپ پر ہی ملامت کرو نہ کہ مُجھ پر۔ علاوہ ازیں مجھ سے کسی قسم کی نجات و خلاصی دلانے کی امید نہ رکھنا۔ اس یاس و نا امیدی کے جواب کو سنکر آپس میں لعن و طعن کرنے لگیں گے تابع و متبوع سب یہ چاہیں گے کہ اپنے وبال کو دوسرے پر ڈالکر خود سبکدوش ہو جائیں مگر یہ خیال محال و بے سود ہوگا اور قہر کے فرشتے اُن کو کشاں کشاں اس مقام تک پہونچا دیں گے جو ان کے اعمال و عقائد سے مناسبت رکھتا ہوگا۔ دوزخ کی آگ یہاں کی آگ سے ستر[1] حصے زیادہ گرم ہے اس کا رنگ شروع میں[2] سفید تھا پھر ہزار برس بعد سُرخ ہو گیا اب سیاہ ہے۔ اسکے سات[3] طبقے ہیں جن میں ایک ایک بڑا پھاٹک ہے۔ اوّل طبقہ گناہ گار مسلمانوں اور ان کفار کے لئے جو باوجود شرک پیغمبروں کی حمایت کرتے تھے مخصوص ہے۔ دیگر طبقات مشرکین۔ آتش پرست۔ دھریئے۔ یہودی نصاریٰ اور منافقین کے لئے مقرر ہیں۔ ان طبقوں کے نام یہ ہیں[4]۔ جحیم (۲) جہنم (۳) سعیر (۴) سقر (۵) لظیٰ (۶) ہاویہ (۷) حطمہ۔ ان

[1] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [2] جامع ترمذی و مشکوٰۃ۔ مگر ان میں سُرخی کو سفیدی پر مقدم رکھا ہے ۱۲
[3] قولہ تعالیٰ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ آٹھ دروازوں سے آٹھ طبقے مُراد ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آٹھ دروازے اُوپر تلے ہیں ۱۲ [4] ان طبقوں کے نام قرآن مجید میں جابجا مذکور ہیں ۱۲

طبقات میں سے ہر ایک میں نہایت وسعت قسم قسم کے عذاب اور رنگ برنگ کے مکانات ہیں۔ مثلاً ایک مکان ہے جس کا نام غَیؔ[1] ہے جس کی سختی سے باقی دوزخ بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ ایک اور مکان ہو جس میں بے انتہا سردی ہے جس کو زمہریر کہتے ہیں اور ایک مکان ہے جس کو جُبُّ الحُزن یعنے غم کا کنواں کہتے ہیں اور ایک کنواں ہو جسکو طینۃ الخَبال یعنی راد پیپ کی کیچڑ کہتے ہیں۔ ایک پہاڑ ہے جسکو صَعُودؔ[2] کہتے ہیں اس کی بلندی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جسپر کفاروں کو چڑھا کر نارِ دوزخ کی تہ میں پھینکا جائے گا۔ ایک تالاب ہو جس کا نام آب حمیم ہے پانی اس کا اتنا گرم ہے کہ لبوں تک پہنچنے سے اوپر کا ہونٹ اس قدر سوجھ جاتا ہے کہ ناک اور آنکھیں تک ڈھک جاتی ہیں اور نیچے کا لب سوجھ کر سینے و ناک تک پہنچتا ہے زبان جل جاتی ہے اور منہ تنگ ہو جاتا ہے حلق سے نیچے اُترتے ہی پھیپھڑے۔ معدے اور انتڑیوں[3] کو پھاڑ دیتا ہو ایک اور تالاب ہے جسکو غَسَّاقؔ[4] کہتے ہیں، اس میں کفار کا پسینہ۔ پیپ اور لہو بہ کر جمع ہوتا ہے۔ ایک چشمہ ہو جس کا نام غِسلینؔ[5] ہے اس میں کفاروں کا میل کچیل جمع ہوتا ہے۔ اِس قسم کے اور بھی بہت سے خوفناک مکانات ہیں۔ اہلِ دوزخ کے بہت چوڑے چکلے جسم بنا دیئے جائیں گے تاکہ

---

[1] فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا [2] قولہ تعالیٰ سَاُرْھِقُہٗ صَعُوْدًا ۱۲ [3] قولہ تعالیٰ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۱۲ [4] قولہ تعالیٰ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا ۱۲
[5] قولہ تعالیٰ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ لَّا یَاْکُلُہٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۱۲

سختی عذاب زیادہ ہو اور ان کے ہر ایک رگ و ریشہ کو ظاہراً و باطناً طرح طرح کے عذاب پہنچائیں گے مثلاً جلانا۔ کچلنا۔ سانپ بچھوؤں کا کاٹنا کانٹوں کا چبھونا۔ کھال کا چیرنا۔ مکھیوں کو زخم پر بٹھانا وغیرہ وغیرہ بسبب شدت گرمی آگ کے پہنچتے ہی ان کے جسم جلکر نئے جسم[1] پیدا ہو جایا کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک گھڑی میں سات سو جسم بدلتے رہیں گے۔ مگر یہ واضح رہے کہ جسم کے اصلی اجزا برقرار رہیں گے صرف گوشت و پوست جلکر دوبارہ پیدا ہوتا رہے گا اور غم حسرت[2] ناامیدی خلل شکم وغیرہ تکلیفات بقدر جسامت برداشت کریں گے بعض کافروں کی کھال بیالیس بیالیس گز موٹی ہوگی۔ دانت[3] پہاڑوں کی مانند بیٹھنے میں تین تین[4] منزل کی مسافت کے برابر جگہ گھیریں گے۔ مدت دراز کے بعد سوائے دیگر عذابوں[5] کے بھوک کا عذاب اسقدر سخت کر دیا جائیگا کہ جو تمام عذابوں کے مجموعہ کے برابر ہوگا۔ آخرکار نہایت بے چین و بے قرار ہو کر غذا طلب کریں گے حکم ہوگا کہ درخت زقوم[6] کے پھل جو نہایت تلخ خاردار اور سخت ہے اور جو جحیم کی تہ میں پیدا ہوتا ہے ان کو کھانے کو دیدو جب اسکو کھانا

---

[1] قولہ تعالیٰ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۱۲
[2] یہ مضمون متفرق آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے ۱۲ [3] ترمذی ۱۲ [4] ترمذی میں آیا ہے کہ انکے بیٹھنے کی جگہ میں اتنی مسافت ہوگی جتنی مکہ و مدینہ میں ہے اور مسلم میں ہے کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان تین روز کی راہ کا فاصلہ ہوگا ۱۲ [5] یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے ۱۲ [6] قولہ تعالیٰ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۱۲ [7] قولہ تعالیٰ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۱۲

شروع کریں گے تو گلے میں پھنس جائے گا۔ پس کہیں گے کہ دنیا میں
جب ہمارے گلوں میں لقمہ اٹک جاتا تھا تو پانی سے نگل لیا کرتے
تھے۔ لہٰذا طالب آب ہوں گے حکم ہوگا کہ حجیم میں سے پانی پلادو۔ پانی
کے مُنہ تک پہنچتے ہی ہونٹ جلکر اتنے سوجھ جائیں گے کہ پیشانی وسینہ
تک پہنچ جائیں گے۔ زبان سکڑ جائے گی۔ حلق ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا
انتڑیاں پھٹ کر پیخانہ کے راستہ سے نکل پڑیں گی۔ اس حالت سے بیقرار[1]
ہو کر سردار جہنم کے سامنے آہ وزاری کریں گے کہ ہم کو تو مار دے تاکہ
ان مصائب سے نجات پالیں۔ ہزار سال کے بعد وہ جواب دے گا کہ
تم تو ہمیشہ اسی[2] میں رہو گے۔ پھر ہزار سال کے بعد خداوند کریم سے دُعا
کریں گے کہ اے خدائے قدوس ہماری جان لے لے اور اپنی رحمت
سے اس عذاب سے نجات دیدے۔ ہزار سال کے بعد بارگاہِ ایزدی
سے جواباً ارشاد ہوگا خبردار خاموش رہو[3]۔ ہم سے استدعا نہ کرو۔
تم کو یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ آخر کار مجبور ہو کر کہیں گے۔ آؤ
بھائی صبر کرو کیوں کہ صبر کا پھل اچھا ہے اور خداوند کریم کو تضرع و
زاری کے ساتھ ایک ہزار برس تک یاد کریں گے آخر بالکل ناامید ہو کر
کہیں گے بیقراری وصبر[4] ہمارے حق میں برابر ہے۔ کسی طرح شکلِ

---

[1] قولہ تعالیٰ وَنَادَوْا یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ اِنَّکُمْ مَّاکِثُوْنَ ۱۲
[3] قولہ تعالیٰ اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ ۱۲ [4] قولہ تعالیٰ سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَجَزِعْنَآ
اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ سورہ ابراہیم ۱۲

نجات نظر نہیں آتی۔ ان کو سر کے بل کھڑا کیا جائے گا ان کے جسم مسخ ہو کر۔ کتوں۔ گدھوں۔ بھیڑیوں۔ بندروں۔ سانپوں اور دیگر حیوانات وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہو جائیں گے۔ دنیا میں جو لوگ تکبر کرتے ہیں انکو میدان حشر میں لٹا کر پاؤں میں روند دیا جائیگا۔ یہ کفاروں کی حالت کا بیان ہی۔

محشر میں اہل ایمان کی حالت

میدانِ حشر میں مسلمانوں کی حالت حسب مراتب گوناگوں ہوگی ایک جماعت جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے ملاقات ومحبت وجدائی وفراق کرتی تھی۔ خدا کے دائیں طرف نور کے ممبروں پر ہوگی، اور بعض کو جو توکل سے آراستہ تھے اور مہمات دین ودنیا کو نہایت راستی سے انجام دیتے تھے ان کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند کے مانند بنا کر بے حساب وکتاب جنت کے لئے جدا کر دیا جائیگا اور وہ لوگ بھی جو ترک دنیا کر کے اعلاءِ کلمۂ توحید میں شب و روز کوشاں تھے بیحساب و کتاب جنت کے لئے علیحدہ کر دئے جائیں گے اور ان لوگوں کو بھی جو راتوں میں نہایت ادب وحضور قلب سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے سادات الناس کا خطاب دے کر بے حساب وکتاب جنت کے لئے جدا کر دیا جائے گا۔ اسکے بعد وہ جماعت جو ظاہراً و باطناً ہمیشہ ذکر و طاعت الٰہی میں مصروف رہتی تھی اور سختی وآسائش کیحالت میں یکساں حمد الٰہی کرتی تھی اشرفُ الناس کے خطاب سے ملقب کی جائے گی۔ باقی ماندہ مسلمان ومنافقین مختلف گروہوں پر تقسیم کر دئے جائیں گے۔

لہ قولہ تعالیٰ اُحشرُوا الَّذِینَ ظَلَمُوا وَاَزْوَاجَھُمْ ۱۲ لہ صحیح بخاری ومسلم وترمذی ۱۲

نمازی نمازیوں میں۔ روزے دار روزے داروں میں۔ حاجی حاجیوں میں۔ سخی سخیوں میں۔ مجاہد مجاہدین میں منکسر المزاج اہل تواضع میں ۔ محسنین و خوش اخلاق اپنی جنس میں۔ اہل ذکر و ظیفہ گذار اہل خوف و ترحم۔ عادل و منصف اہل شہادت اہل صدق و وفا، علمائے راسخین زاہد عوام کالانعام حکام ظالم خونی و قاتل۔ زانی دروغ گو۔ چور رہزن ماں باپ کو تکلیف دینے والے۔ سود خوار۔ رشوت خوار۔ حقوق العباد کے تلف کرنے والے۔ شراب خوار۔ یتیموں و بیکسوں کے مال کھانیوالے زکوٰۃ نہ دینے والے۔ نماز نہ پڑھنے والے۔ امانت میں خیانت کرنیوالے عہد کے توڑنے والے وغیرہ وغیرہ مختلف گروہوں میں منقسم ہوکر اپنی جنس میں جا ملیں گے پھر ان گروہوں میں سے وہ لوگ جو مذکورہ صفات میں سے دو تین یا چار یا اس سے زیادہ اوصاف رکھتے ہوں جدا کرکے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ مویشیوں کی زکوٰۃ[1] نہ دینے والوں کو میدان حشر میں پشت کے بل لٹا کر جانوروں کو حکم ہوگا کہ ان پر سے گذر کر پائمال کردو۔ پس وہ بار بار گذر کر ان کو روندتے رہیں گے۔ سود[2] خواروں کے پیٹوں کو پھلا کر اُن میں سانپ[3] بچھو بھر دیئے جائیں گے اور آسیب زدہ حالت میں ہوں گے۔ مصوّروں[4] کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں رُوح ڈالیں۔ جھوٹا خواب بیان کرنیوالوں کو

---

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] امام احمد و ابن ماجہ ۱۲ [3] صحیح بخاری ۱۲

[4] صحیح بخاری ۱۲

مجبور[1] کیا جائے گا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائیں چغلخوروں کے کانوں[2]
میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اسی طرح بعض فاسقین پر سرزنش[3]
و مواخذہ ہوگا۔ جس وقت میدان محشر کفاروں سے بالکل خالی ہو جائیگا
اور ہر ملت و ہر قرن کے مسلمان میدان حشر میں ایک جمع ہو جائیں گے۔
تو خدائے قدوس اُن پر ظاہر ہو کر فرمائے گا۔ اے لوگو! تمام مذاہب
و ادیان کے لوگ اپنی جگہ چلے گئے تم کیوں اب یہاں ہو وہ عرض
کریں گے کہ وہ تو اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب ہمارا معبود ہمکو
اپنے ساتھ لے گا اسوقت ہم بھی اس کے ساتھ چلیں گے۔ ارشاد
باری ہوگا کہ میں ہوں تمھارا معبود۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔ لیکن چونکہ آدمی
اس صورت کو نہ پہچانیں گے کہ یہ خدا کی تجلی ہے۔ کہیں گے کہ ہم تجھسے
پناہ مانگتے ہیں تو ہمارا معبود نہیں ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا کیا تم نے
اپنے معبود کو دیکھا ہے۔ وہ کہیں گے ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم اس کو
دیکھ سکتے۔ پھر خداوند کریم ارشاد فرمائے گا۔ تمہارے علم میں کوئی ایسی
نشانی ہے جسکے ذریعہ سے اس کو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے۔ ہاں۔
پس وہ تجلی پوشیدہ ہو کر دوسری تجلی نمایاں ہو گی۔ جس کی پنڈلی سے
پردہ لٹھے گا اس کو دیکھتے ہی سب کہیں گے کہ تو ہی ہمارا پروردگار ہے

---

١ بخاری ١٢ ٢ صحیح بخاری ١٢ ٣ صحیح بخاری ١٢

٤ قولہ تعالیٰ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ سورۃ القلم ١٢

٥ امام احمد و ابوداؤد ١٢

اور سب سربسجود ہو جائیں گے مگر منافقین بجائے سجدہ کرنے کے پشت
کے بل گریں گے حکم ہوگا کہ دوزخ و جنّت کو میدان حشر کے درمیان رکھو
اسکے بعد **اعمال کا حساب** میدان حشر میں لیا جائے گا۔ سب سے پہلے
نماز کا حساب اس طور پر لیا جائے گا کہ اپنی تمام عمر میں کتنی نمازیں اُس
نے پڑھی ہیں اور کتنی ذمہ واجب ہیں اور ارکان و آداب ظاہری و
باطنی کیونکر ادا کئے ہیں۔ اور کس قدر نوافل پڑھے ہیں اور اگر اس کے
فرائض ترک ہوئے ہوں تو ایک فرض کے عوض میں ستر نوافل قائم
ہوسکیں گے نماز انسانی صورت میں حاضر ہو جائے گی۔ جو نمازیں بلا خشوع
و خضوع و ذکر الٰہی و درود و وظائف پڑھی گئی ہوں وہ بے دست و پا ہونگی
جن نمازوں میں ان امور مذکورہ کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ نہایت آراستہ و
پیراستہ ہوں گی۔ اسکے بعد دیگر عبادات بدنی کا بھی مثلاً روزہ۔ حج
زکوٰۃ۔ جہاد کا اسی طور پر حساب و کتاب ہوگا۔ نیز زہد۔ حرص دینی علوم
خون۔ زخم۔ اکل و شرب ناجائز خرید و فروخت۔ حقوق العباد وغیرہ وغیرہ
کا حساب ہوگا۔ ظالموں سے مظلوموں کو اس طور سے بدلہ دلایا جائیگا۔
کہ اگر ظالم نے نیکیاں کی ہیں تو اسکے حسب ظلم مظلوموں کو دلوائی جائینگی
اور اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کے گناہ حسب اندازۂ ظلم ظالم کی گردن
پر ڈالے جائیں گے۔ البتہ ظالموں کا ایمان و عقیدہ نہ دیا جائے گا۔ بعض
ایسے عالی ہمت بھی ہوں گے کہ خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اپنی
نیکیوں کو بغیر کسی عوض کے دوسروں کو بخش دیں گے۔ چنانچہ ایک روایت

میں آیا ہے کہ دو آدمی مقام میزان میں اس قسم کے حاضر ہوں گے کہ ایک کی نیکیاں و بُرائیاں برابر ہوں گی دوسرا ایسا ہوگا کہ جس کی صرف ایک نیکی ہو گی اوّل الذکر کو حکم ہوگا کہ تو کہیں سے اگر ایک نیکی مانگ لائے تو نیکیونکا پلڑا بڑھ جائے گا اور تو جنت کا مستحق ہو جائے گا وہ بیچارہ تمام لوگوں سے استدعا کرے گا مگر کہیں سے کامیابی نہ ہو گی آخر مجبوراً واپس آئے گا جب آخر الذکر کو یہ حال معلوم ہو جائیگا تو کہے گا کہ بھائی میری تو صرف ایک ہی نیکی ہے اور باوجود اتنی خوبیوں کے تجھ کو ایک نیکی بھی کسی نے نہ دی بھلا مجکو کون دے گا۔ لے یہ ایک نیکی بھی تو ہی لے لے تاکہ تیرا کام تو بن جائے۔ میرا اللہ مالک ہے۔ خداوند کریم اپنے بے انتہا فضل و کرم سے ارشاد فرمائے گا ان دونوں کو جنّت میں لیجا کر ایک درجہ میں چھوڑ دو۔ **تمام چھوٹی و بڑی نیکیاں میزان** میں داخل کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کا وزن حسب عقیدہ ہو گا یعنی جسقدر عقیدہ پختہ و خالص ہو گا اتنی ہی زیادہ وزنی ہوں گی جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کی ننانوے[1] بُرائیاں ہوں گی اور صرف ایک نیکی۔ اور یہ تولتے وقت بارگاہ ایزدی میں عرض کرے گا اے خداوند میری اس نیکی کی اتنی برائیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے کہ تولی جائے۔ جب میں دوزخ کے لائق ہوں تو بغیر تولے مجھ کو بھیجدے۔ اسوقت ارشاد باری ہو گا کہ ہم ظالم نہیں۔ یہ ضرور تولی جائے گی۔ چنانچہ جس وقت وہ بُرائیوں کے مقابلہ

[1] یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے ۱۲

میں تولی جائے گی تو اس کا پلڑا جھک جائے گا اور وہ مستحق جنت قرار پائے گا (شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں) کہ میرے علم میں یہ نیکی شہادت فی سبیل اللہ ہے جو تمام عمر کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے واللہ اعلم۔ اگرچہ پل صراط اور میزان کے متعلق علماء کا اختلاف ہے مگر اظہر یہ ہے کہ میزان بہت سی ہوں گی۔ چنانچہ آیہ کریمہ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ سے یہی مفہوم ہے۔ اسی طور سے یہ بھی قیاس میں آتا ہے کہ پل صراط بھی بہت سے ہوں گے خواہ ہر اُمت کے لئے یا ہر قوم کے لئے واللہ اعلم۔ قبل اس کے کہ میدان محشر سے پل صراط پر گذرنے کا حکم ہو تمام میدان محشر میں اندھیرا چھا جائیگا۔ پس[1] ہر امت کو اپنے اپنے پیغمبروں کے ساتھ چلنے کا حکم ہوگا۔ اہل ایمان کو نور کی[2] دو دو مشعلیں[3] عنایت ہوں گی۔ ایک آگے چلے گی دوسری دائیں جانب اور جو اُن سے کمتر ہوں گے اُن کو ایک ایک مشعل دیجائے گی اور جو اُن سے کم ہوں ان کے صرف پاؤں کے انگوٹھے کے آس پاس خفیف سی روشنی ہوگی اور ان سے بھی جو گئے گذرے ہوں گے انکو ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح روشنی دی جائے گی جو کبھی بجھے گی اور[3] کبھی روشن ہوگی جو منافق ہوں گے وہ ذاتی نور سے بالکل خالی ہونگے بلکہ دوسروں[4]

---

[1] قولہ تعالےٰ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۱۲ [2] قولہ تعالےٰ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ سورہ حدید ۱۲ [3] معالم التنزیل ۱۲ [4] قولہ تعالیٰ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۱۲

گے نور کی مدد سے چلیں گے یہاں تک کہ جس وقت یہ سب لوگ دوزخ کے کنارے کے قریب جا پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ دوزخ کے اوپر پلصراط ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ حکم ہوگا کہ اس پر ہو کر جنّت میں چلو وہ پندرہ ہزار سال کی مسافت میں ہے جن میں سے پانچہزار تو اوپر چڑھنے کے اور پانچہزار بیچ میں چلنے کے اور پانچہزار اُترنے کے ہیں۔ حاصل کلام جب میدان محشر سے پُل صراط پر پہنچیں گے تو آواز ہوگی کہ اے لوگو! اپنی آنکھوں کو بند کر لو تاکہ فاطمہ رضؓ بنت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم پُل سے گذر جائیں۔ اس کے بعد بعض لوگ تو بجلی[1] کی چمک کی طرح بعض ہوا بعض گھوڑے بعض اونٹ بعض معمولی رفتار کی مانند پُل صراط سے گذر جائیں گے۔ بعض لوگ نہایت محنت و مشقّت کے ساتھ پل پر چلیں گے اس وقت دوزخ میں سے بڑے بڑے انکس نکلیں گے جو اُن میں سے بعض کو تو چھوڑ دیں گی بعض کو کچھ کاٹیں گے اور بعض کو کھینچکر دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اسی طرح سے رشتہ امانتیں لوگوں کے ساتھ ہو جائیں گی پس جنھوں نے ان کی رعایت نہ کی ہو ان کو دوزخ میں کھینچکر ڈال دیں گے۔ اُس وقت اعمالِ صالحہ مثلاً نماز روزہ درود وظائف وغیرہ لوگوں کے دستگیر ہوں گے اور خیرات آگ کے اور[2] ان کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ قربانی سواری کا کام دے گی اور اس مقام کے ہول کیوجہ سے کسی کی آواز

---

[1] ترمذی و دارمی ۱۲ [2] صحیح بخاری میں آیا ہے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ۱۲

منافقین کی بدحالی

تک نہ نکلے گی مگر پیغمبران اُمتوں کے حق میں[1] رب سلّم سلّم کہیں گے
جب مسلمان پُل صراط پر چڑھ جائیں گے تو مُنافِقین اندھیرے میں
گرفتار ہوکر فریاد کریں[2] گے۔ بھائیو! ذرا ٹھیرنا کہ تمھارے نور کے طفیل سے
ہم بھی چلے چلیں وہ جواب دیں گے ذرا پیچھے چلے جاؤ۔ جہاں سے ہم
نور لائے ہیں تم بھی وہیں سے لے آؤ۔ پس جب پیچھے جائیں گے تو وہاں
بے انتہا تاریکی اور ہول دیکھیں گے۔ آخرکار نہایت بے قرار ہوکر واپس
لوٹیں گے اور دیکھیں گے کہ پل صراط کے سرے پر ایک بہت بڑی دیوار
قائم ہے اور دروازہ بند ہوگیا ہے۔ پس نہایت ہی گڑگڑا کر مسلمانوں
کو پکاریں گے کہ کیا دنیا میں ہم تمھارے ساتھ نہ تھے جواب ہمیں چھوڑے
چلے جاتے ہو۔ وہ جواب دیں گے کہ بیشک تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن
بظاہر اور دل میں شک و شبہ کرتے ہوئے ہمارے حق میں بُرائیاں
اور کفاروں کی بھلائیاں چاہتے تھے لہٰذا مناسب ہے کہ جن کا ساتھ دیتے
تھے انھیں سے جا ملو۔ اسی اثنا میں آگ کے شعلے ان کو گھیر کر جہنم کے

---

[1] صحیح بخاری و مسلم ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَ الْمُنَافِقَاتُ
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ
فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ الآیۃ ۱۲

دوزخیوں کے لیے شفاعت

سب سے نیچے کے درجےؔ میں پہنچا دیں گے۔ وہ مسلمان جو بجلی و ہوا کی رفتار کے موافق پل صراط پر سے گذریں گے وہ پُل کو عبور کر کے کہیں گے کہ ہم نے تو سنا تھا کہ رستہ میں دوزخ آئے گی لیکن ہم نے تو دیکھا بھی نہیں اور وہ لوگ جو سلامتی کیساتھ گذریں گے وہ بھی پل صراط سے اُتر کر میدان میں اُن سے جا ملیں گے دنیا میں جو ایک دوسرے سے شکایت رکھتے تھے وہ سب ایک ہو جائیں گے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستؔ مبارک سے جنّت کا قفل کھول کر لوگوں کو داخل فرمائیں گے یہاں پہنچکر آپ اپنی اُمّت کی تفتیش حال کریں گے اُسوقت آپ کی امت تمام اہل جنت کا چہارم حصّہ ہوگی دریافت حال کے بعد جب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ابھی میری اُمّت میں سے ہزارہا آدمی دوزخ میں پڑے ہیں تو بوجہ اسکے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں غمگین ہو کر درگاہ الٰہی میں عرض کریں گے اَے خدا میری اُمّت کو دوزخ سے خلاصی دے یہ شفاعت بھی شفاعت کبرےٰ کے مانند جو آنجناب نے کی تھی ہوگی یعنی سات روز تک سر سجدہ میں رکھ کر عجیب و غریب حمد و ثنا بیان فرمائیں گے تب بارگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں جوؔ کے دانے کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لاؤ آپ کو دیکھ کر دوسرے پیغمبر بھی

لہ قولہ تعالیٰ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (ترجمہ منافق (مسلمانوں کے بدخواہ کافروں کے خیرخواہ) دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں ہونگے ۱۲ لہ ترمذی میں آیا ہو المفاتیح یومئذ بیدی۔ وانا اوّل من یحرک حلق الجنۃ ۱۲ ؎ صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ ؎ صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

اپنی اپنی اُمتوں کی شفاعت کریں گے پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی فرشتوں کو اپنے ساتھ لیکر بمعیت امّت دوزخ کے کناری پہنچینگے اور فرمائیں گے اپنے اپنے رشتہ داروں اور واقف کاروں کو یاد کرکے ان کی نشانی بتاؤ تاکہ یہ فرشتے ان کو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ ایسا ہی ہوگا۔ علاوہ ازیں شہدار کو ستر۔ حافظوں کو دس۔ علمار کو حسب مراتب لوگوں کی شفاعت کا حق ہوگا۔ جب آپ ان کو لیکر جنت میں تشریف لائیں گے تو آپ کی امّت اس وقت تمام اہل جنت کا تیسرا حصّہ ہوگی۔ پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تفتیش فرمائیں گے کہ اب میری امّت میں سے کسقدر دوزخ میں باقی ہیں۔ جواب ہوگا کہ حضور ابھی تو ہزارہا دوزخ میں موجود ہیں آپ پھر بدستور سابق بارگاہِ ایزدی میں شفاعت کریں گے۔ حکم ہوگا کہ جس کسی کے دل میں[۱] رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لاؤ پس آپ بدستور سابق علمار۔ اولیار، شہدار، وغیرہ کو دوزخ کے کنارے لیجا کر فرمائیں گے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں۔ واقف کاروں وغیرہ کو یاد اور پہچان کرکے دوزخ سے نکلوا لاؤ۔ اسوقت بھی ہزارہا آدمی دوزخ سے رہا ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اب آپ کی اُمّت تمام اہل جنّت کا نصف حصّہ ہوگی۔ اس شفاعت کے بعد آپ پھر دریافت فرما کر بدستور ہائے سابق شفاعت کرینگے۔ ارشاد باری[۲] ہوگا کہ جس کے دل میں آدھے ذرّے

---

۱ صحیح بخاری ۱۲ ۲ صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

کے برابر بھی ایمان ہو اُس کو دوزخ سے نکال لو۔ پس بدستور سابق ایک بہت بڑی تعداد جہنم سے برآمد ہو کر جنت میں داخل ہو گی اُسوقت آپ کی امّت تمام اہل جنت سے دوچند ہو جائے گی اور موحدین میں سے کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہے گا۔ مگر وہ موحدین جنکو انبیاء علیہم السلام کا توسّل حاصل نہ ہو یعنی ان کو پیغمبروں کے آنے کا علم نہیں ہوا ہو وہ جو پیغمبروں کو معلوم کر کے منحرف ہو گئے ہوں ان کے حق میں بھی حضور اقدس صلعم شفاعت کریں گے مگر خداوند کریم فرمائے گا کہ اُن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں بلکہ انکو میں خود بخود بخشوں گا۔ ابھی اثنا میں مشرکین اور اُن موحدین میں نزاع ہو گا مشرکین بطور طعنہ کہیں گے کہ تم تو توحید[ل] کے متعلق دُنیا میں ہم سے جھگڑتے تھے اور اپنے تئیں سچے بتاتے تھے مگر معلوم ہوا کہ تمہارا خیال محض خام تھا دیکھو ہم اور تم یکساں ایک ہی بلا میں مبتلا ہیں پس اس وقت خدائے قدوس فرمائیگا کیا انہوں نے شرک و توحید کو یکساں سمجھ لیا ہے۔ قسم ہے عزّت و جلال کی کہ میں کسی موحد کو مشرک کے برابر نہ کروں گا۔ پس اُن تمام موحدین کو اس روز کے آخر میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے دوزخ سے اپنے دست قدرت سے نجات دیگا۔ اسوقت ان لوگوں کے جسم کوئلہ[۲] کی طرح سیاہ ہوں گے۔ لہٰذا آب حیات کی نہر میں جو جنت کے دروازہ کے سامنے ہے غوطہ دیں گے جس سے ان کے بدن صحیح و سالم ہو کر تروتازہ ہو جائیں گے اور ایک مدت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے مگر انکی گردنوں پر

ل صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ ۲ صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

پر ایک سیاہ داغ رہے گا اور اہل جنّت میں ان کا لقب جہنمی ہوگا
پس وہ ایک مدت کے بعد درگاہ الٰہی میں عرض کریں گے خدا وندا
جب تو نے دوزخ سے ہم کو نجات دی تو اس نشان ولقب کو بھی
اپنے فضل وکرم سے ہم سے دُور کر دے۔ پس خدا کی مہربانی سے وہ نشان
اور لقب بھی اُن سے دور ہو جائے گا۔ سب[1] سے آخری شخص جو دوزخ
سے برآمد ہو کر جنت میں داخل کر دیا جائیگا ایک ایسا شخص ہوگا کہ اسکو دوزخ سے نکال کر
کنارہ پر بٹھا دیا جائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اس کو ہوش آئے گا
تو کہے گا کہ میرے منہ کو اس طرف سے پھیر دو پس اس سے عہد لیا
جائے گا کہ اس کے سوا اور کچھ تو نہ مانگے گا۔ جب وہ پختہ عہد کر لے گا
تو اس کا منہ پھیر دیا جائے گا۔ جب وہ جنت کی جانب نظر کرے گا تو
اس کو نہایت ترو تازہ درخت دکھائی دیں گے پس وہ شور مچائے گا
الٰہی مجکو وہاں پہنچا دے پھر اس سے بدستور سابق عہد لیکر وہاں پہنچا دیا
جائے گا اور اسی ترتیب سے خوشنما درخت وعمدہ مکانات کو دیکھکر
نقض عہود کرتا ہوا جنت کے پاس پہنچ جائیگا اور جب وہ جنّت کی ترو
تازگی ورونق دیکھے گا تو تمام عہود سابقہ کو توڑ کر نہایت گڑگڑا کر جنّت
میں داخل ہونے کا خواستگار ہوگا لیکن جب اس کو جنت میں داخل
ہونے کی اجازت مل جائے گی تو اس خیال میں پڑ جائے گا کہ جنت تو
معمور ہو چکی ہے اب میرے لئے اسمیں مکان کی گنجائش کہاں ہوگی

[1] یہ مضمون اخیر تک صحیح بخاری ومسلم شریف میں موجود ہے ۱۲

اہل دوزخ و اہل جنت کی باہمی گفتگو

حق تعالیٰ فرمائے گا جا وہاں جگہ کی کمی نہیں ہے۔ عرض کرے گا کہ خداوندا شاید تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ خداوند کریم فرمائیگا کہ جسقدر تجھے مانگنا ہو مانگ لے میں اس سے دو چند عطا کروں گا۔ چناں چہ ایسا ہی ہوگا اور یہ اہل جنت میں سے ادنیٰ مرتبہ کا ہے۔ حاصل کلام جب تمام اہل جنت اپنے اپنے مقاموں پر برقرار ہو جائیں گے تو ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے کہیں گے فلاں دوزخی ہم سے حق باتوں پر جھگڑتا تھا نہ معلوم اب وہ کس حالت میں ہے۔ پس ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور بینائی میں قوت عطا کی جائے گی کہ جس سے وہ دوزخی کو دیکھ لیں گے۔ دوزخی بہت آہ وزاری کر کے جنت کے کھانے اور پانی کو طلب[1] کرے گا یہ جواب دیں گے کہ جنت کی نعمتوں کو خدا نے تم پر حرام کر دیا ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کو کیونکر سچا پایا کیونکہ ہم نے تو تمام وعدوں کو بے کم و کاست بجا اور درست پایا۔ وہ نہایت ہی پشیمانی اور عاجزی ظاہر کریگا اس کے بعد اہل جنت کھڑکی بند کر لیں گے

اہل جنت اور ان کی اولاد

پھر اہل جنت اپنے اہل و عیال کی حالت دریافت کریں گے۔ فرشتے جواب دیں گے کہ وہ سب حسب اعمال جنت میں اپنے اپنے مکانوں میں موجود ہیں۔ اہل جنت کہیں گے کہ ہمکو بغیر ان کے کچھ لطف نہیں آتا ان کو ہم تک پہنچاؤ۔ ملائکہ جواب دینگے

[1] قولہ تعالیٰ وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ سورہ اعراف ۱۲

کہ یہاں ہر شخص اپنے عمل کے موافق رہ سکتا ہے اُس سے تجاوز کا حکم نہیں پس وہ خدائے قدوس کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ خداوندا تجھ پر روشن ہے کہ ہم جب تک دنیا میں تھے تو کسب معاش کرتے تھے اور اس سے اپنے اہل وعیال کی پرورش ہوتی تھی اور وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوتے تھے اب جب تو نے بلا مشقت ایسی ایسی نعمتیں عنایت فرمائیں تو ہم اُن کو کیوں کر محروم کر سکتے ہیں اُمیدوار ہیں کہ ان کو ہم سے ملا دیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ ان کی اولادوں کو اُن تک پہنچا دو اور ان کو عیش و آرام کے سامان بھی ساتھ ہی پہنچا دو تاکہ ان کو کسی بات کی تنگی نہ ہو۔ پس اہل وعیال کو ان سے ملا دیا جائے گا اور ان کو اصلی اعمال کی جزا کے علاوہ والدین کے طفیل سے بہت کچھ عطا ہوگا اندرون جنت میں بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کو درجات عالیہ کیلئے شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا اور لوگ جتنی زیادہ حضورؐ سے محبّت رکھتے ہونگے اُتنے ہی مراتب اپنے استحقاق سے زیادہ حاصل کریں گے۔ جب تمام لوگ دوزخ وجنّت میں داخل ہو چکیں گے تو جنت و دوزخ کے درمیان منادی ہوگی کہ اے اہل جنت۔ جنت کے کناروں پر آجاؤ۔ اور اے اہل دوزخ - دوزخ کے کناروں پر آجاؤ۔ اہل جنت کہیں گے کہ ہم کو تو ابدالآباد کا وعدہ دلا کر جنت میں داخل کیا ہے اب کیوں طلب کرتے ہو اور اہل دوزخ نہایت خوش ہو کر کناروں کی طرف دوڑیں گے ، اور

لہ قولہ تعالیٰ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ سورۂ طور۔ اہل جنت سے انکی اولاد کو ملا دیں گے ۱۲

کہیں گے کہ شاید ہماری مغفرت کا حکم ہوگا۔ پس جسوقت سب کناروں پر آجائیں گے تو ان کے مابین موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کر دیا جائیگا اور لوگوں سے کہا جائیگا کہ کیا اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے، ہاں جانتے ہیں کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسنے موت کا پیالہ نہ پیا ہو ایکے بعد اس کو ذبح کر دیا جائے گا[۱]۔ کہتے ہیں کہ اس کو حضرت یحییٰ ذبح کرینگے پھر وہ منادی آواز دیگا اے اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب موت نہیں، اور اے اہل دوزخ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو کہ اب موت نہیں[۲]

اہل جنت اسقدر خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ شادی مرگ ہو جاتی اور اہل دوزخ اس قدر رنجیدہ ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ غم کے مارے مر جاتے۔ اس کے بعد حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں کو بند کر کے اس کے پیچھے بڑے بڑے آتشی شہتیر بطور پشتیبان لگا دو تاکہ دوزخیوں کو نکلنے کا خیال بھی نہ رہے اور اہل جنت کو جنت میں ابدالآباد تک رہنے کا یقین و اطمینان ہو جائے۔ جنت کی دیواریں[۳] سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک و زعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ اس کی سڑکیں اور پٹریاں زمرد یاقوت اور بلور سے۔ اسکے باغیچے نہایت پاکیزہ ہیں جن میں بجائے بجری۔ زمرد، یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اسکے درختوں کی چھالیں طلائی و نقرئی ہیں۔ شاخیں بے خار و بے خزاں۔ اسکے میوؤں میں دنیا کی نعمتوں کی گوناگوں لذتیں ہیں ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں۔ ان نہروں کی چار

ذبح موت

جنت کی کیفیت

[۱] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [۲] امام احمد و ترمذی و دارمی ۱۲

قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا پانی نہایت شیریں[1] و خنک ہے۔ دوسری وہ جو ایسے دودھ[2] سے لبریز ہیں جس کا مزا نہیں بگڑتا۔ تیسری ایسی شراب[3] کی ہیں جو نہایت فرحت افزا و خوش رنگ ہے۔ چوتھی نہایت صاف و شفاف شہد[4] کی ہیں۔ علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور[5] ہے، جس کی خاصیت خنکی ہے۔ دوسرے کا نام زنجبیل[6] ہے جسکو سلسبیل بھی کہتے ہیں۔ اس کی خاصیت گرم ہے مثل چاء و قہوہ۔ تیسرے کا نام تسنیم[7] ہے جو نہایت لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق جاری ہے۔ ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن اصحاب یمین کو بھی جو ان کے کمتر ہیں۔ ان میں سے سر بمہر[8] گلاس مرحمت ہوں گے جو پانی پینے کے وقت گلاب اور کیوڑہ کی طرح سے اس میں سے تھوڑا تھوڑا ملا کر پیا کریں گے اور دیدار الہٰی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جسکا نام شراب طہور[9] ہے جو ان تمام چیزوں سے افضل و اعلیٰ ہے جنت کے درخت

[1] قولہ تعالیٰ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۱۲

[3] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۱۲ [4] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۱۲

[5] قولہ تعالیٰ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۱۲ [6] قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۱۲ [7] قولہ تعالیٰ مِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۱۲

[8] قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۱۲

[9] قولہ تعالیٰ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا۔

باوجود نہایت بلند و بزرگ و سایہ دار ہونے کے اس قدر باشعور ہیں کہ جس وقت کوئی جنتی کسی میوہ کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے گا تو اس کی شاخ اسقدر نیچے کو جھک جائے گی کہ بغیر کسی مشقت کے وہ اس کو توڑ لیا کرے گا جنت کے فرش و فروش و لباس وغیرہ نہایت عمدہ و پاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو وہی لباس عطا کئے جائیں گے جو اس کو مرغوب ہوں گے۔ اور مختلف اقسام کے لباس ہوں گے۔ سندس[1] استبرق۔ اطلس۔ زربفت وغیرہ اور بعض ان میں سے ایسے نازک و باریک ہوں گے کہ ستر تہوں[2] میں بھی بدن نظر آئے گا۔ جنت میں نہ سردی ہے نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی۔ بلکہ ایسی حالت ہے جیسے طلوع آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزار ہا درجے اس سے برتر ہوگی جو عرش کے نور کی ہوگی[3] کہ چاند سورج کی چنانچہ ایک[4] روایت میں آیا ہے کہ اگر وہاں کا لباس و زیور زمین پر لایا جائے تو اپنی چمک دمک سے جہان کو اس قدر روشن کر دیگا کہ آفتاب کی روشنی اسکے سامنے ماند ہو جائے گی۔ جنت میں ظاہری کثافت و غلاظت یعنی پیشاب[5] پاخانہ۔ حدث۔ تھوک۔ بلغم۔ ناک کا رینٹ۔ پسینہ و میل بدن وغیرہ بالکل نہ ہوں گے صرف سر پر بال ہوں گے۔ اور ڈاڑھی مونچھ و دیگر قسم کے بال جو جوانی میں[6] پیدا ہوتے ہیں بالکل نہ ہوں گے اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتوں یعنی کینہ۔ بغض۔ حسد[7]۔ تکبر۔ عیب جوئی

---

[1] قولہ تعالیٰ عَالِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۱۲ [2] ترمذی ۱۲ [3] ترمذی ۱۲

[4] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [5] ترمذی شریف ۱۲ [6] صحیح بخاری و صحیح مسلم ۱۲

جنت میں نہ ظاہری کثافت ہوگی نہ باطنی

غیبت وغیرہ سے دل صاف ہوں گے۔ سونے کی حاجت نہ ہوگی۔ اور خلوت واستراحت کے لئے پردہ والے مکانوں میں میلان کریں گے۔ ملاقات اور ترتیب مجلس کے وقت صحن اور میدانوں میں میلان کریں گے۔ انکی غذا کا فضلہ[1] خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینے سے دفع ہوا کرے گا جس قدر کھائیں گے فوراً ہضم ہوجایا کرے گا۔ بدہضمی اور گرانی شکم کا نام تک نہو گا جماع میں نہایت حظ حاصل ہوگا اور انزال ایک نہایت فرحت بخش ہوا کے نکلنے سے ہوا کرے گا نہ کہ منی سے جماع کے بعد عورتیں پھر باکرہ ہوجایا کرینگی۔ مگر بکارت کے ازالہ کی تکلیف اور خون وغیرہ کے نکلنے سے پاک ہوں گی سیر و تفریح کے واسطے ہوائی سواریاں اور تخت ہوں گے۔ جو ایک گھنٹہ میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرتے ہوں گے جنت میں ایسے قبے برج اور بنگلے ہوں گے جو ایک ہی یاقوت یا موتی یا زمرد یا دیگر جواہرات سے رنگ برنگ بنے ہوں گے جن کی بلندیاں و عرض ساٹھ ساٹھ گز ہوں گی۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ کسی مکان کی بلندی و عرض یکساں نہ ہو تو مکان ناموزوں ہوتا ہے اہل جنت کیخدمت راحت۔ آسایش و آرام وغیرہ کے لئے حور و غلمان و ازواج موجود ہوں گے۔ جنت آٹھ ہیں۔ جنمیں سے سات توسکونت کے لئے مخصوص ہیں۔ اور آٹھویں دیدار الٰہی کے لئے جسکو بارگاہ الٰہی بھی کہہ سکتے ہیں۔ جنتوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

جنت[1] الماوی۔ دار[2] المقام۔ دار[3] السلام۔ دار[4] الخلد

جنتوں کے نام

[1] صحیح مسلم ۱۲

جنتؐ النعیم۔ جنتؐ الفردوس۔ جنتؐ العدن۔

جنت الفردوس[۱] تمام جنتوں سے برتر و اعلیٰ ہو اور اس میں سب سے بہترین طبقہ جنت العدن ہو جہاں تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہیں۔ اور گوناگوں بے اندازہ نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں۔ مگر آٹھویں جنت کے نام میں علمار کا اختلاف ہو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ علیین ہے لیکن قرآن مجید میں یہ آیا ہے کہ علیین اہل جنت کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی حاضری کا مقام ہے نہ طبقہ جنت۔ بعض علماء نے اس کو جنت الکثیف کہا ہے اور اس کی تائید اس حدیث[۲] سے ہوتی ہو کہ مسلمان مشک کے ٹیلوں پر جمع ہوں گے۔ پس ایک ہوا چلے گی کہ جس سے مشک اُڑکر ان کے کپڑوں اور چہروں پر پڑے گا اور ان کی معطری پہلے سے دوگنی ہو جائے گی۔ اسی اثنا میں خدائے قدوس کی تجلیات کا ظہور ہوگا۔ جس سے ہر شخص کو بقدر استعداد انوار و برکات مرحمت ہوں گے۔ اور کلام بھی ہوگا۔ اس فقیر کے خیال میں اس کا نام مقعد صدق معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اس آیہ کریمہ[۳] اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہو کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی کلام مجید کی آیتیں۔ اور تمام درجوں سے برتر و بالا وہ درجہ ہو کہ جس کا نام وسیلہ[۴] ہو اور یہ حضور رسول

---

[۱] قولہ تعالیٰ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۱۲ [۲] ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ [۳] ترجمہ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی عزت کی جگہ بادشاہ دو جہاں قادر مطلق کے مقرب ہونگے ۱۲ [۴] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم کے لئے مخصوص ہے۔اس کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا رہنے والا وزیر کا حکم رکھتا ہے کیوں کہ اہل جنت میں سے کسی کو کوئی نعمت بغیر اس کے طفیل کے نہ پہنچے گی اور یہ طبقے اس طرح ایک دوسرے پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ ان تمام کی چھت عرش الٰہی ہے اور یہ اس طریقہ پر ہیں جیسے باغ کے نیچے کا حصہ اوپر کا حصہ۔اور ان درجات کی وسعت پر سوائے رب العزت کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اور نیچے کے درجہ والوں کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئیں گے گویا آسمان کے کناروں پر ستارے ہیں۔اس قدر معلوم رہے کہ جنت الماوٰی سب سے نیچے۔جنّت العدن وسط میں اور جنت الفردوس[1] سب سے اوپر ہے۔اہل جنت میں سے ادنیٰ شخص کو دنیا دی آرزوؤں سے دس گنا زیادہ مرحمت ہوگا۔اور بعض روایتوں میں ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کی ملک حشم وخدم۔اسباب لذت وغیرہ وغیرہ اسّی سال کی مسافت کے برابر پھیلاؤ میں ہوں گے اور جنت کے بعض بڑے بڑے میوے ایسے ہوں گے کہ جس وقت اس کو جنتی توڑے گا تو اس میں سے نہایت خوب صورت پاکیزہ عورت مع لباس فاخرہ وزیور کے برآمد ہوگی اور اپنے مالک کی ہمنشین وخدمت گذار ہوگی۔اہل جنت کے قد وقامت مانند حضرت آدمؑ[2] کے ساٹھ ساٹھ ہاتھ ہوں گے اور دیگر اعضا بھی انھیں قد وقامت کے مناسب ہوں گے۔بلحاظ صورت

اہل جنت کے قد وقامت

---

۱ صحیح بخاری ومسلم ۱۲ ۲ صحیح بخاری ومسلم ۱۲

نہایت حسین وجمیل ہوں گے اور ہر ایک عین[۱] شباب کی حالت میں ہوگا۔ ذکر الٰہی اس طرح بے تکلف دل اور زبانوں[۲] پر جاری ہوگا جیسے کہ دنیا میں سانس اور جیسا کہ جنت کی نعمتوں سے بدن کو لذت حاصل ہوگی اسی طرح سے باطنی لذات یعنی انوار وتجلیات الٰہی بھی حاصل ہوتی رہیں گی مثلاً جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سبحان اللہ ہے جیسا کہ ذائقہ میں لذت دیتا ہے اسی طرح خدا کی تنزیہ وتسبیح کی لذات سے آگاہ کرتا ہے۔ جنت کی سب سے بہتر وافضل نعمت[۳] دیدار الٰہی ہے۔

دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کی حیثیت سے لوگوں کی چار قسمیں ہوں گی۔ ایک تو وہ جو سال بھر میں ایک مرتبہ۔ دوسرے[۴] وہ جو ہر جمعہ کو تیسرے وہ جو دن میں دو مرتبہ مشرف ہوں گے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح وعصر کی نماز نہایت خضوع وخشوع سے پڑھنے سے اس دیدار میں بڑی مدد ملتی ہے۔ چوتھی جماعت اخص الخاص بمنزلہ غلمان وخدام[۵] ہر وقت بارگاہ الٰہی میں حاضر رہیں گے۔ طریقہ دیدار[۶] یہ ہوگا کہ سات طبقوں کے اوپر آٹھویں طبقہ میں ایک کشادہ وسیع میدان زیر عرش موجود ہے۔ وہاں نور زمرد۔ یاقوت۔ موتی چاندی اور سونے وغیرہ کی کرسیاں حسب مراتب رکھی جائیں گی اور جن[۷] لوگوں کے لیے کرسیاں نہیں ہیں ان کو مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھائیں گے اور ہر شخص اپنی جگہ

---

[۱] صحیح بخاری ومسلم ۱۲ [۲] صحیح مسلم ۱۲ [۳] صحیح مسلم ۱۲ [۴] صحیح مسلم ۱۲ [۵] صحیح مسلم وترمذی و ابن ماجہ ۱۲ [۶] مسند امام احمد وترمذی ۱۲ [۷] یہ مضمون آخر تک ترمذی وابن ماجہ میں آیا ہے۔

نہایت خوش وخرم ہوگا۔ دوسروں کے مراتب کی افزونی کی وجہ سے
اس کو کسی طرح کا خیال نہ ہوگا۔ اور اسی اثنا میں ایک نہایت فرحت
افزا ہوا چلکر ان پر ایسی ایسی پاکیزہ خوشبوئیں چھڑک دیگی جو انھوں
نے نہ کبھی دنیا میں اور نہ بہشت میں دیکھی ہوں گی۔ اسوقت خداوند
کریم ان پر اس طور سے جلوہ افروز ہوگا کہ کوئی شخص ایک دوسرے کے
درمیان حائل نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس قدر قرب حاصل ہوگا کہ وہ اپنے
دل کے ارزوں کو اس طرح عرض کرے گا کہ دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور
خدائے قدوس کے خطاب سرًا وجہرًا سنے گا اسی اثنا میں حکم ہوگا کہ
شراب طہور اور نہایت لذیذ نعمتوں سے اُن کو سرفراز کرو۔ دیدارِ الٰہی دیکھنے
والوں کو اسقدر استغراق ہوگا کہ لذت دیدار کے سوا تمام چیزوں کو بھول
جائیں گے جب یہاں سے رخصت ہوں گے تو راستہ میں ایک بازار
دیکھیں گے کہ جس میں ایسے ایسے تحفے وتحائف مہیا ہوں گے جو نہ کسی آنکھ
نے دیکھی ہوں گے نہ کان نے سُنے ہوں گے۔ جو شخص جسکا طالب ہوگا
مرحمت کی جائے گی۔ جنت میں تین قسم کے راگ ہوں گے ایک تو یہ کہ
جس وقت ہوا چلے گی تو درخت طوبیٰ کے ہر پتے وشاخ سے خوش الحان
آوازیں[۱] سنائی دیں گی کہ جس سے سامعین محو ہو جایا کریں گے اور
جنت میں کوئی گھر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں درخت طوبیٰ کی شاخ نہ ہو۔ دوم
یہ کہ جس طرح شادی بیاہ وغیرہ میں ترتیب اجتماع وسماع کرتے ہیں آسی

---

[۱] ترمذی ۱۲

طرح جنت میں حوریں اپنی خوش الحانیوں سے ہر روز اپنے شوہروں کو محظوظ کریں گی۔ تیسرے یہ کہ دیدار الٰہی کے وقت بعض مطرب خوش الحان بندوں کو جیسے حضرت اسرافیل و حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ خدا کی پاکی بیان کرو۔ اس وقت ایک ایسا عجیب لطف حاصل ہوگا کہ تمام سامعین پر وجد طاری ہو جائے گا۔ **خدام اہل بہشت** تین قسم کے ہوں گے ایک ملائکہ جو خدائے قدوس اور ان کے مابین بطور قاصد ہوں گے۔ دوم غلمان[1] جو حوروں کی طرح ایک جدا مخلوق ہیں وہ ہمیشہ ایک عمر کے رہیں گے اور مثل بکھرے ہوئے موتیوں کے چاروں طرف خدمت کرتے پھریں گے۔ تیسرے اولاد مشرکین جو قبل از بلوغ انتقال کر چکی ہو گی۔ بطور خدام رہیں گے بعض لوگ بوجہ اس کے کہ ان کی نیکیاں و بدیاں برابر ہوں گی نہ تو جنت کے مستحق ہوں گے نہ دوزخ کے بلکہ پل صراط سے اترتے ہی جہنم کے کنارے پر روک دیئے جائیں گے نیز وہ لوگ جن تک دعوت پیغمبران نہ پہنچی ہو گی اور انہوں نے نہ تو نیک اعمال کیئے ہوں گے نہ کوئی بدی و شرک کیا ہو بلکہ چوپایوں کی طرح سے کھانے پینے اور جماع وغیرہ میں عمر بسر کرتے رہے ہوں اور وہ لوگ بھی جو فساد عقل و جنون کیوجہ سے حق اور باطل میں امتیاز کرنے سے قاصر رہے ہوں اُس مقام میں جس کا نام اعراف[2] ہے تا اختتام روز حشر کہ

خدام اہل جنت

[1] قولہ تعالیٰ۔ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۱۲

[2] وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۱۲

جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے رہیں گے اور دخول جنت کی توقع رکھتے ہوں گے۔ پھر ایک عرصہ کے بعد محض فضل الٰہی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بمنزلہ خدام رہیں گے اور جنوں میں جو کافر ہونگے وہ دوزخ میں رہیں گے اور جو صالحین ہوں گے وہ دائمی راحت میں رہیں گے۔ کیوں کہ جن وانس دونوں مکلف بالشرح ہیں جیسا کہ سورۃ رحمٰن[1] میں بار بار ذکر آیا ہے اور پرندوں اور چوپایوں کا بھی حشر ہوگا اسی طرح پر کہ مظلوم ظالم سے بدلہ لے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَمَا مِن دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طَآئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمْ یُحْشَرُوْنَ ۝ جب ایک دوسرے سے بدلہ لے چکیں گے تو ان کو خاک کر دیا جائے گا مگر حسب ذیل چند اشیاء کو فنا نہ ہوگی مثلاً جانوروں میں سے حضرت اسمٰعیل ؑ کا دُنبہ۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی۔ اصحاب کہف کا کُتا۔ نباتات میں سے استوانہ حنّانہ (یعنی وہ ستون جو ممبر بننے سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اسکے سہارے سے وعظ فرمایا کرتے تھے) مکانات میں سے خانہ کعبہ۔ کوہ طور۔ صخرہ بیت المقدس اور وہ جگہ جو حضور انور صلعم کے روضہ مقدسہ اور ما بین منبر واقع ہے۔ ان کو مناسب صورتوں کے ساتھ

---

[1] اس سورۃ میں اوّل سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو تثنیہ کے صیغے سے مخاطب فرمایا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ الاٰیۃ ۱۲

جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ حاصل کلام اہلِ دوزخ ہمیشہ دوزخ میں اہل جنت اَبدالآباد تک جنت میں رہیں گے اور بے شمار نعمتوں سے کہ (لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ) مالامال رہیں گے۔ خداوند کریم ہم تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالایمان کرے اور ہول قبر وحشر سے نجات دے کر جنت میں پہنچائے اور اپنی خوشنودی اور رضامندی میں رکھے بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین۔

الراجی الیٰ رحمۃ ربہ الصمد نور محمد وفقہ اللہ التزود لغد

تمت بالخیر

ہماری عالمگیر شہرت کی مالک مطبوعات

قرآن مجید

۱- معجز نما کلاں قرآنمجید مترجم بذ ترجمہ مع کامل تفسیر
۲- معجز نما متوسط قرآنمجید مترجم بذ ترجمہ مع کامل تفسیر
۳- ہدایت نما متوسط قرآن مجید مترجم بذ ترجمہ مع کامل تفسیر
۴- شاہکار متوسط قرآنمجید مترجم مع کامل تفسیر
۵- معجز نما حمائل شریف مترجم مع کامل تفسیر
۶- معجز نما جیبی حمائل شریف مترجم مع تفسیر کارڈ سائز
۷- خوشنما بے ترجمہ جیبی حمائل شریف کارڈ سائز
۸- قرآن مجید بے ترجمہ اجلی قلم بڑا سائز
۹- قرآن مجید بے ترجمہ روشن قلم درمیانہ سائز
۱۰- قرآن مجید بے ترجمہ خوشخط بچوں کیلئے

اوراد و وظائف

۱- معجز نما دہ سورہ و مجموعہ وظائف مترجم با تفسیر
۲- معجز نما جیبی سورہ مجموعہ وظائف مترجم با تفسیر
۳- دلائل الخیرات معہ حزب البحر و قصیدہ بردہ مترجم با تفسیر
۴- مناجات مقبول مکمل مترجم با تفسیر جیبی سائز

مذہبی اردو کتب

۱- علامات قیامت
۲- سیرت رسول پاکؐ
۳- بہشتی زیور مدلل و مکمل نور محمدی
۴- تفسیر بیان القرآن اردو کامل

احادیث و دیگر درسی عربی کتب

۱- مشکوٰۃ شریف
۲- تفسیر جلالین کلاں
۳- ابو داؤد
۴- صحیح بخاری
۵- صحیح مسلم مع کامل شرح نووی
۶- ترمذی
۷- نسائی
۸- ھدایۃ النحو محشی
۹- کافیہ محشی
۱۰- شرح مائۃ عامل مترجم زیر متن مع ترکیب

نور محمد- کارخانہ تجارت کتب- آرام باغ فریر روڈ- کراچی

